اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۲۷) مطبوعہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد ۲۴

ایڈیٹوریل نوٹس

بارش

لودیانہ میں کسی قدر ترشح ہوا اور ہم خدائے عزوجل کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو وقت پر اپنے فضل وکرم سے اپنے ناچیز بندوں پر ہر طرح کی برکت ونعمت نازل کرتا رہتا ہے۔ جب خشک زمین پانی سے تر ہو جاتی ہے تو ہمکو لازم ہے کہ اپنے دل کی خشکی کو یاد کر کے جناب باری میں دعا کریں تاکہ روح القدس کی بارش ہم پر نازل ہو اور عالم بالا سے تازگی بخش ایام پیدا ہوں +

ہم ناظرین کو ذیل کے کلام پر توجہ دلاتے ہیں (۱) "روح سے بھر جاؤ"۔ افسیوں ۵: ۱۸۔ یہہ ایک حکم ہے (۲) "جب روح قدس تم پر آویگی تم قوت پاؤ گے" اعمال ۱: ۸ یہہ ایک وعدہ ہے (۳) "یہہ وعدہ باپ کا ہے میں اپنے باپ کے اُس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں" لوقا ۲۴: ۴۹ "باپ کے اُس وعدے کی جسکا ذکر تم مجھسے سُن چکے ہو راہ دیکھو" اعمال ۱: ۴ "یہہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہے اور اُن سب سے جو دور ہیں جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلائے" اعمال ۲: ۳۹ "مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا تاکہ ہم ایمان سے اُس روح کو جس کا وعدہ ہے پاویں" گلتیوں ۳: ۱۳ و ۱۴۔ "تم نے جو ایمان لائے روح القدس کی جسکا وعدہ ہوا مُہر پائی" افسیوں ۱: ۱۳۔ اے ناظرین کیا آپ اس حکم کو بجا لائے۔ کیا آپنے اس وعدہ کو منظور کیا۔ لکھا ہے کہ جب خداوند مسیح اُنہیں یعنی شاگردوں کو برکت دے رہا تھا ان سے جدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کا دایمی کام برکت دینا ہے وہ برکت دینے میں مصروف رہتا ہے۔ روحانی بارش برسانے پر ہر وقت تیار ہے اور ہمارا کام یہہ ہے کہ ہم منظور کریں۔ کاشکہ ہندوستان کی تمام کلیسیاؤں پر بہتایت سے روحانی بارش ہو تاکہ ہمارے دلوں کی خشک زمین تروتازہ ہو کر سرسبز ہو جاوے تاکہ ہم بہت پھل لا کر اپنے آسمانی باپ کا جلال ظاہر کریں جیسا کہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ میرے باپ کا جلال اسی سے ہے کہ تم بہت میوہ لاؤ" یوحنا ۱۵: ۸ +

دو ہفتہ ہوئے کہ ہمنے اس خیال خام کا تذکرہ کیا تھا کہ اہل ہند سمجھتے ہیں کہ ہمارے مذاہب امریکہ میں پھیل رہے ہیں۔ لکھنے کے بعد ہم نے سوامی وویکانند کی تعریف اخبار عام میں دیکھی۔ ہمارے نوٹ میں مختصراً ذکر تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اس خیال خام سے باز نہیں آتے تو ہمکو شرح وتفصیل کے ساتھ لکھنا پڑا چنانچہ مراسلات میں یہہ حال مشرح ومدلل بیان ہوگا جس سے معلوم ہو جائیگا کہ نہ تو سوامی وویکانند اسقدر تعریف کے قابل ہے اور نہ وہ حقیقی ہندو مذہب پر قایم ہے۔ ہاں اخبار عام میں تعریف درج ہونیکے بواعث تو سمجھ میں آجاتے ہیں۔ جبکہ ہمارے معزز اڈیٹر صاحب بنفس نفیس لاہور تھیوصوفیکل سوسائیٹی کے پریسیڈنٹ ہوں اور ان کے برادر عزیز بھی ایسے ہی سنیاسی ہوں تو پھر سنیاسیوں کی تعریف کیوں نہ لکھی جاوے۔ پھر بھی ہم ہندوستان کے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ ایسا بیان قابل اعتبار نہیں ہے اور نیز ہم مذکورہ بالا اخبار سے تحریری ثبوت طلب کرتے ہیں اور زور دیکر کہتے ہیں کہ سوامی وویکانند کے ذریعہ ہندو مذہب مطلق نہیں پھیلا کیونکہ ناظرین سے پوشیدہ نہ رہے کہ وویکانند کی تعریفیں محض بناوٹی اور دھوکا کی ٹٹی ہیں +

ہمارے پاس بہت سے اخبار آتے ہیں لیکن آجکل کسی اخبار میں بھی اس کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا +

نور افشاں

پادری اے- ایچ یونگ صاحب ایم اے- ایڈیٹر

پادری جی- ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب } اسسٹنٹ

مسٹر ایم- ایل کیا ایلم صاحب بی اے + پادری طالب الدین صاحب بی اے } ایڈیٹرز

دستور پرستی

دستور پرستی مسیحیوں میں بہ نسبت دوسری قوموں کے بہت کم پائی جاتی ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ موجود ہے کیونکہ انسان کی طبیعت جلد نمونوں کو اختیار کرتی ہے اور اس طرح انسان دستور پرست ہو جاتے ہیں چاہے دستور و رسوم محض بے بنیاد اور بے دلیل کیوں نہیں پھر بھی انسانی طبیعت اس بات کا بہت کم لحاظ کرتی ہے اور اُسی پر عمل کرتی ہے چنانچہ ہم یہاں ایک دستور کا ذکر کرتے ہیں جو یورپ و امریکہ کے مسیحیوں میں مروج ہے جس کا مسیحیت سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے مگر ابتدا میں دیگر اقوام سے نقل کیا گیا تھا- افسوس کہ یہہ دستور اس ملک کے مسیحیوں میں بھی رائج ہوتا جاتا ہے- یہاں کے مسیحی یہہ خیال کرتے ہوں گے کہ ایسے امور میں ولایت کے عیسائیوں کی نقل کرنا اچھا ہوگا کیونکہ وہ ہر طرح سے واقف ہیں- وہ دستور یہہ ہے کہ جب کوئی عزیز دار فانی سے کوچ کرتا ہے تو ماتم داری کے طور پر سیاہ کپڑا استعمال کرتے ہیں اور مرد تو خواہ کم ہی پہنیں لیکن عورتیں تو سرتا پا سیاہ پوش ہو جاتی ہیں- اس بارہ میں ہم اپنے ناظرین کی خدمت میں یہہ گذارش کرتے ہیں کہ یہہ دستور مطلق اختیار کرنے کے قابل نہیں ہے اور نہ فی الحقیقت مسیحی دستور ہے (۱) ایسا کرنا انجیل کے برخلاف ہے اگرچہ کہیں لکھا ہوا تو نہیں ہے پھر بھی چند باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کے برخلاف ہے- اوّل مسیحی کی موت نیند سے تشبیہہ دی جاتی ہے کہ مسیحی مسیح میں سو جاتا ہے اور اپنے خداوند کے جلال میں اُٹھے گا- دوم پولوس رسول فرماتے ہیں کہ مجھے آرزو ہے کہ رخصت ہوؤں اور مسیح کے ساتھ جا رہوں کہ یہہ بہت بہتر ہے فلپیوں کا خط پہلا ۲۳ :۱ اور ہم بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہوں ہم جانتے ہیں کہ جب تک ہم بدن کے گھر میں ہیں ہم اپنے گھر سے جو خداوند کے یہاں ہے دور ہیں ۲ قرنتیوں ۵ : ۲ و ۶ اور اُس کی تائید میں انجیل سے بہت حوالے دیئے جا سکتے ہیں- ہم مانتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر بہ تقاضائے طبیعت انسانی ہم کو جدائی کا رنج و قلق ہوتا ہے لیکن اِس رنج کا یہہ خیال کر کے کہ ہمارے آسمانی باپ نے جو کچھ کیا سو اچھا کیا برداشت کرنا ہی زیبا ہے اور یہہ تو نازیبا ہی معلوم ہوتا ہے کہ غم کا نشان جابجا اُٹھائے ہوئے پھریں- اگر سیاہ پوشی مرحوم کی یادگاری کے واسطے ہو تو کیا یہہ مناسب ہو سکتا ہے کہ جو نیک بخت مسیح میں سویا ہو اور جلال میں اُٹھنیوالا ہو اُس کی حقیقی خوشحالی اور نیک بختی ایسے نامناسب طور پر ظاہر کیجاوے اور اگر اسواسطے پہنا جاتا ہے کہ ہم دنیا پر اپنے رنج و قلق کا اظہار کریں تو یہہ دو طرح سے بیجا ہے اوّل تو اپنی دلی حالت دنیا پر ظاہر کرنی داخل شائستگی نہیں دوسرے یہہ کہ اظہار ماتم سے ہمارے عزیز کی خوشحالی بدبختی و بدحالی کی شکل میں دکھائی دیتی ہے اور یہہ نہایت نامناسب ہے بلکہ چاہئے کہ ہم اپنے عزیز کی فرخندہ فالی اور خوش اقبالی کا شکریہ ادا کریں- البتہ اگر کسی کو شک ہو کہ فلاں عزیز مسیح میں نہیں سویا تو بھی اگرچہ ہماری دانست میں مناسب نہیں ہے کہ ہم اس رنج کو بھی دُنیا پر ظاہر کریں لیکن اگر کوئی کرے تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اُسے اختیار ہے مگر ہم عرض کرتے ہیں کہ مسیحی کے واسطے ایسا نہیں کرنا چاہئے- اگر ہم چاہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی نشان ہو تو انجیل کے رو سے ہمارے مرحوم مسیحی کی سعادت اور خوش نصیبی کے اظہار کے لئے سفید پوشاک بدرجہا مناسب ہوگی- اس وقت بہتیرے مسیحی جو انگلستان اور امریکہ میں رہتے ہیں اس دستور کو رد کرتے ہیں لیکن پھر بھی اکثر پرانے دستور کا اندھیر چھایا ہوا ہے (۲) یہہ دستور فضول خرچی کا باعث ہوتا ہے اور عموماً لوگوں پر ہندوؤں کی شادیوں کے اخراجات کی مانند ایک ایسا بار عظیم ہے کہ جس سے مفلسی تنگدستی اور بہت سی تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں- دستور ایک بڑا ظالم راجہ ہے اور اپنے راج میں غربا اور متوسط درجہ کے لوگوں کو بڑا نقصان پہنچاتا ہے ایسے موقعہ کی اور فضول خرچی تو درکنار اس دستور کے پورا کرنے میں وہ روپیہ جو مدت تک بیوہ کے گذارہ کا باعث ہوتا خرچ ہو جاتا ہے اور کم سرمایہ لوگ بھی دیکھا دیکھی دوسروں سے کم خرچ کرنا پسند نہیں کرتے- یہہ کپڑا بہت مہنگا ہوتا ہے اور اگر چند عورتوں کو پہننا پڑے تو بہت کچھ خرچ ہو جاتا ہے تقریباً شاید غربا کی سال بھر کی آمدنی خرچ ہو جاتی ہے- ان دو سببوں کے لحاظ سے ہم ہندوستانی مسیحیوں سے عرض کرتے ہیں کہ اس دستور کو مطلق نہ اختیار کریں- اب کلیسیائی ہے اس لئے ہم نے اسباب کا تذکرہ کرنا باموقع سمجھا اور اُمید کرتے ہیں کہ انجیل کے مخالف اور فضول خرچی کا باعث خیال کر کر ہندوستان کے مسیحی کبھی اس دستور کو اختیار نہ کریں اور نیز ہر طرح کی دستور پرستی سے پرہیز کریں +

گناہوں کی مفت معافی اور پاکیزگی

اکثر یہہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ گناہوں کے مفت معاف ہو جانے کی مسیحی تعلیم انسان کو بے فکر بنا دیتی ہے- کہتے ہیں کہ ہمارے وعظ سے منطقی نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی آدمی یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو چاہے وہ کتنی ہی بدکاری کرے پھر بھی اُس کی نجات ہو جائیگی- یہہ ایک بڑی بھاری غلط فہمی ہے حقیقت یہہ ہے کہ مفت نجات حاصل ہونے کا نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہے وہ صفائی اور پاکیزگی کی طرف رہبری کرتا ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے یہہ بخوبی معلوم ہو جائیگا (۱) مفت معافی خدا کی محبت کا نتیجہ ہے جو شخص بذریعہ ایمان کے مفت گناہوں کی معافی حاصل



کرنے کا اقبال کرتا ہے اُس کے دل میں ذرا بھی شک اِس بارہ میں نہیں ہے کہ صفت معافی کا سبب یہی ہے کہ خدا مجھکو پیار کرتا ہے۔ جو شخص یہہ بات جانتا ہے کہ خدا مجھکو پیار کرتا ہے خدا سے محبت کرنا شروع کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اِس لئے کہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی ا یوحنا ۴: ۱۹۔

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ محبت کا تقاضا یہہ ہے کہ ہم محبوب کی مرضی کو پورا کریں ہمکو یہہ بھی معلوم ہے کہ محبت سے بڑھکر کوئی کشش نہیں ہے گھر اور مدرسہ میں محبت ہی کے اثر سے سچی فرمانبرداری پیدا ہوتی ہے مذکورہ کشش ایماندار کو رسالت کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ پاک زندگی بسر کرے اور خدا کو خوش کرے (۲) جہاں صفت معافی قبول ہو جاتی ہے وہاں خود غرضی بالکل خارج ہو جاتی ہے جس شخص کی طبیعت میں خودی راج کرتی ہے صفت معافی کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا آدمی سمجھتا ہے بہت اپنی نیکی پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہہ صفت معافی کے خلاف ہے جو شخص اپنے کو عاجز بنا لیتا ہے اور صفت معافی کو قبول کرتا ہے اپنے دل سے خودی کو باہر نکال دیتا ہے جب خودی باہر نکل گئی شکر گذاری کے لئے جگہہ پیدا ہو گئی۔ جو شخص اس نجات کو جو خدا کے مفت فضل اور رحمت کے سبب سے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے قبول کرتا ہے وہ خدا کا حقیقی شاکر ہو جاتا ہے۔ شکر گذاری کا اثر اور بیرونی علامت یہہ ہے کہ جس نے ہم پر مہربانی کی ہے اُس کی مرضی کے موافق کام کرنے کی کوشش کریں خدا کی مرضی ہے کہ ہم سب پاک ہوں اُس کا حکم ہے تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں ا پطرس ۱: ۱۶۔ اِس واسطے جس کو مفت نجات کا عطیہ ملتا ہے پاک صاف نیک کام کرکے شکر گذاری جتلاتا ہوا زندگی بسر کرتا ہے (۳) جس شخص کو معافی مل جاتی ہے ساتھ ہی ایک نہایت قیمتی بخشش ملجاتی ہے یعنے روح القدس کا انعام جیسا کہ کلام پاک میں لکھا ہے تب پطرس نے اُن سے کہا توبہ کرو اور تم میں ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو روح القدس کا انعام پاؤگے۔ روح القدس ایماندار کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور صاف کر دیتا ہے پس وہ شخص جو پہلے گناہوں سے محبت رکھتا تھا پاکیزگی اور صفائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے حقیقت یہہ ہے جیسا کہ اب ہم نے ثابت کیا ہے کہ وہ معافی جو منجانب اللہ ملتی ہے پاکیزگی کی بنیاد ہے اور کوئی آدمی پاک نہیں ہو سکتا جبتک الٰہی ہدیہ یعنی مفت نجات کو قبول نہ کرے اُس آدمی کے نیک کام میں جس نے اِس بخشش کو قبول کیا ہے دوسرے آدمیوں کے کاموں سے جو دنیا میں نیک کہلاتے ہیں ذات کا فرق ہے جو آدمی اپنے اوپر بھروسہ رکھتا ہے ایسے کام نہیں کر سکتا جو خدا کی نظر میں نیک سمجھے جائیں چاہے انسان اُن کو کیسا ہی نیک سمجھے جو معافی کو تسلیم کرتا ہے اُس سے جس کے فضل سے معافی حاصل ہوئی ہے محبت کرنا شروع کرتا ہے اور خدا کے فضل کا شکریہ اپنے کاموں سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور وہ جو مدد کیواسطے روح القدس کو قبول کرتا ہے اُسی کے افعال خدا کو منظور ہیں کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جن کے لئے خدا نے پہلے سے تیار کیا تھا تاکہ ہم اُنہیں کیا کریں۔ افسیوں ۲۔

مراقبہ

"میں رات کے پہروں میں تیرا دھیان کرتا ہوں"

"دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو اب نجات کا دن ہے"

۲ قرنتھیوں ۶: ۲

ناظر۔ تجھ پر کیسی گزرتی ہے؟

کیا تیری روح کی نجات کے سوال کا کلی و نجوبی فیصلہ ہو گیا ہے؟ کیا تو نے خدا سے صلح رکھتا ہے؟ کیا موت کے وقت تو بلا خوف کے بہ اطمینان ہو کر کہہ سکتا ہے؟ "میں اب تیار ہوں" کیا تو نے اس معاملے میں توقف و تاخیر کا انتہا خطرہ کبھی محسوس کیا اور اِس اپیل کا جواب دیا ہے۔ "دیکھ اب" جب بستر مرگ کی تیاری کا خیال وقت آپہنچا تھا تو آہ کتنوں نے تب دریافت کیا کہ توبہ کے آنسو بہانے کا وقت نکل گیا اور رحمت کی دعا مانگنے کے لئے دیر ہو گئی مگر اپنے خدا اور اپنی نور ہدایت کے باہم صفائی رکھ۔ اس سوال کی سخت ضرورت سے بھاگنے کی کوشش نہ کر۔ تو اب اُسے اپنے خیال سے نکال سکتا ہے لیکن ایک دن آتا ہے جب تو ایسا کرنیکی جرأت نہ کر سکیگا۔ اِسے مبہم کلیات میں ملنے اور ٹلنے نہ دے۔ بلکہ اسے اپنا ذاتی معاملہ سمجھ۔ میں نے نجات پائی ہے یا نہیں پائی؟ میں اپنے خدا سے ملنے کے لئے تیار ہوں یا نا تیار؟" شاید تیرا یہہ ارادہ بالکل با جانب ہے کہ تو کبھی فرصت کے وقت میں اِس طرف توجہ اور بخوبی غور و فکر کرے گا۔ لیکن کیا ہم پڑھتے ہیں کہ فلکس کا زیادہ فرصت کا وقت کبھی آیا؟ اِس عقدے کے حل کے لئے کہ "کیا تاخیر کرنا با امن ہے لا مرتے وقت کا تجربہ کوئی دانائی کی بات نہیں ہے" یقین رکھ۔ کہ ہمیشگی کے کنارے پر کھڑے ہو کر روح کی بابت غور و فکر کرنا بڑا ہی مشکل اور پُر خطر کام ہے! یاد رکھ کہ خدا کا روح ہمیشہ مزاحمت نہ کریگا۔ پیدایش ۶: ۳۔ اُس کی اور تمام صفتیں لامحدود ہیں لیکن اُس کے صبر و برداشت کی حدیں اور کنارے ہیں۔ جو دعوت کہ آج کے دن تیرے آگے پیش ہے شاید وہ کل کے دن واپس لیجائے۔ شاید درخت کی جڑ پر کلہاڑا ابھی رکھا گیا ہو۔ اور شاخ پر یہہ حکم لکھا ہو۔ "اسی کاٹ ڈال"

اگر تو سچ مچ ایسی بیگانگی اور جرم کی حالت میں رہتا ہے تو آہ یہہ کیسی خطرناک حالت ہے! تیری موجودہ سلامتی کیسی جاتی رہی ہے اور تو اپنی ابدی خوشی کو کیسی کرکھو بیٹھا ہے! جلدی کر۔ اپنی زندگی کے لئے بھاگ۔ مبادا تو بھسم ہو جائے! تیری بقا کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ رات بہت گذر چکی ہے کون بتا سکتا ہے کہ کتنی؟ اب تیری قبولیت کا وقت ہے۔ اور شاید وہ پھر کبھی بھی نہ آئے! تو اب پھر اپنے رات کے تکے پر پیٹنے والا ہے بھلا اگر کل کے دن تو اِس پاک تاریخ میں جاگتا ہو۔ تو پھر؟ لیکن جو صدا کر۔ رات بہت زیادہ تو گذر نہیں گئی اس آخری پہر رات کے پہر کو ہی "بغیر کسی تاخیر و توقف کے مسیح کی طرف جو گنہگار کا نجات دہندہ اور گنہگار کا دوست ہے۔ بھاگنے میں خرچ کر یہہ رات کے آخری پہر میں واقع ہوا کہ وہ اپنے طوفان زدہ شاگردوں کے پاس آیا۔ اُن کی طرح اُسے اپنی روح میں قبول کر اور اپنے تمام مجرم خوفوں کو اُس کے باقدرت لفظوں

مراسلات

نورندرو ناتھ

عرف

سوامی وویکانند سنیاسی

چونکہ آجکل سوامی وویکانند کا اہل ہنود کے اخباروں میں بہت چرچا ہو رہا ہے اور اس کی تعریف و توصیف کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا بدیں خیال کہ سوامی صاحب غیر ولایت میں ہندو مذہب پھیلا رہے ہیں مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ ناظرین نور افشاں کو اس جو فروش گندم نما شخص کے حالات سے آگاہ کروں +

(۱) حقیقت میں وہ کون ہے اور ہندو اخباروں کی اس کے بارہ میں کیا رائے تھی (۲) یہہ بھی جتلاؤں کہ اُس نے امریکہ میں جا کر کیا تعلیم دی۔ اس پرچہ میں ہم نمبر (۱) کا ذکر کریں گے اور آیندہ پرچہ میں درس کا مفصل حال لکھیں گے +

اوّل خاندان تعلیم وغیرہ۔

اس کا نام نورندرو ناتھ دت ہے۔ کلکتہ کے ایک مشہور خاندان سے اس کا تعلق ہے۔ اس خاندان کے کئی لوگوں کو مسیحی ہونے کا فخر و شرف حاصل ہے۔ جوان آدمی ہے۔ ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ڈاکٹر ہسٹی کے عہد میں چرچ آف سکاٹ لینڈ کے کالج میں تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۸۴ء میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کی لیکن کسی بات میں مشہور نہ تھا۔ اس کا باپ وکالت کرتا تھا اور اس نے بھی تجربہ کرنے کے واسطے قانون پڑھا تھا لیکن یہہ ارادہ چھوڑ دیا +

دوم ہندو اخباروں کی اصلی رائے

اخبار انڈین مرر لکھتا ہے کہ شکاگو کی مذہبی پارلیمنٹ میں جانے سے پہلے عام لوگ سوامی وویکانند کے نام سے بھی آشنا نہ تھے۔ وہ برہمو چرچ میں عبادت کے لئے آیا کرتا تھا اور مذہبی ڈرامہ کرنیکے لئے اس سٹیج پر ایکٹ کیا کرتا تھا جو بابو کیشب چندر سین کے مکان پر بنایا گیا تھا" یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی وویکانند کوئی لایق آدمی نہ تھا کیونکہ عوام میں اس کی شہرت تو درکنار کوئی اُس کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ تھوڑے عرصہ میں ایک قابل اور عالم آدمی کے حالات اُن لوگوں پر جن سے اُس کا تعلق ہوتا ہے بخوبی منکشف ہو جاتے ہیں لیکن وویکانند کی کوئی بھی خوبی اُن صاحبوں کو بالکل نہ نظر آئی جن کے ساتھ اس کا گہرا تعلق تھا چنانچہ یونٹی اینڈ منسٹر اس برہمو فرقہ کا پرچہ جس سے وویکانند کا تعلق تھا انڈین مرر میں اس کی تعریف دیکھکر یوں کہتا ہے "انڈین مرر نے سنئے ہندو بابو نورندرو ناتھ دت یعنی وویکانند کی تعریف میں اپنے پچھلے اخباروں میں بڑے بڑے مضمون لکھے سوامی مذکور کی تعریفوں پر ہم کچھ اعتراض تو نہیں کرتے لیکن جب سے وہ نوا وندا آورن تھیٹر میں ایکٹ کرتا تھا یا ہم سماج میں گاتا تھا اُس وقت سے ہم اس کے تمام رازوں اور بھیدوں سے بخوبی واقف ہیں اور اخبارات ہمارے لئے کوئی نئی روشنی پیدا نہیں کر سکتے" طرز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ یونٹی اینڈ منسٹر کی یہہ مراد ہے کہ وویکانند ایک نالایق آدمی تھا اور اُس کی تعریفیں جو انڈین مرر چھاپ رہا ہے غلط اور جھوٹی ہیں ہم اُس کو عرصہ سے جانتے ہیں۔ اس میں کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے من خوب می شناسم پیران پارسا را۔ بات یہہ ہے کہ پہلے تو انڈین مرر نے وویکانند کو خوب دھتکار بتائی تھی جیسا کہ ہمنے ثابت کیا ہے مگر بعد ازاں پولیٹیکل اور قومی شہرت کے لحاظ سے جھوٹی تعریفیں کرنی شروع کر دیں آخر منہہ کی کھائی +

سوم وویکانند پرانی قسم کا سنیاسی ہے یا نئی قسم کا۔

اعلیٰ درجہ کے فقرا اہل ہنود میں سنیاسی کہلاتے ہیں یہہ لوگ دنیوی تعلقات سے علیحدہ رہتے ہیں لوگوں کی خیرات کے سہارے پر جابجا پھرتے رہتے ہیں۔ ان کی مختلف جماعتیں ہیں جو جنگم شکل بنائے بھبوت رمائے بال بکھیرے ہوئے لنگوٹ لگائے رہتے ہیں بعض ننگے مادرزاد رہتے تھے لیکن اب بلحاظ قانون پولیس ایسا نہیں کرتے مگر یہہ نئے سنیاسی تو ہوٹلوں میں رہتے ہیں اور اُن ہوٹلوں میں جن کی روزانہ فیس دس روپیہ سے بھی زیادہ ہے کیا سوامی صاحب شراب اور بیف سے بچے ہیں۔ شاید سوامی صاحب یہہ کہیں کہ بیف کا کھانا از روئے وید جایز ہے اور شراب پینے میں اپنے آپ کو اندر بنا سکتے ہیں وہ ہر طرح کا عذر کر سکتے ہیں وہ اپنے آپ کو کرشن سے تشبیہہ دے سکتے ہیں نہ صرف شرابخواری میں بلکہ ہر ایک عیب کرنے میں اور بھگوت گیتا کا یہہ مقولہ کرشن سنا سکتے ہیں کہ میں کسی فعل سے خراب نہیں ہوتا خیر ہم اس بارہ میں انڈین مرر کے ذیل کے فقرہ کو پیش کرتے ہیں "ایک بنگالی نام کو یہرو پ کے سانچے میں ڈھالکر وویکانند بنالیا ہمکو یہہ بھی نہیں بتلایا جاتا کہ کس اختیار سے نام پلٹا اور کس نے کان میں پھونک مار کر گورو منتر بتایا" سوامی صاحب نے ایک نیا ہندو مذہب شروع کیا جس کی آجکل ہندوستان میں کچھ ترقی ہو رہی ہے کیا خوب مطابقت کی ہے کہ اس نئے سنیت کا اظہار امریکہ میں ہوا کیونکہ امریکہ بھی نئی دنیا ہے وویکانند نے اپنا لباس سنیاسی بنالیا ہے اس موقعہ پر شنی سن کا مقولہ نہایت درست معلوم ہوتا ہے۔ "پچھلا طریقہ بدل جاتا ہے بجائے اس کے نیا طریقہ قائم ہو جاتا ہے۔ فقرہ مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ انڈین مرر سوامی صاحب کو مکار اور دغاباز خیال کرتا ہے مگر ہم یہہ کہتے ہیں کہ پرانے سنیاسیوں سے تو شاید کنک دشیوی و بام مارگی و بالا سندری وغیرہ قابل شرم فرقے چلے ہیں لیکن اس نئے سنیاسی سے ان فرقوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر فرقے پیدا ہوں گے +

چہارم امریکہ میں مشہور ہونیکے اسباب

یہہ مسلم ہے کہ سوامی صاحب کے امریکہ میں مشہور ہونے کے کئی اسباب تھے۔ ان کی خوش خلقی۔ فصاحت انگریزی دانی۔ بعض معاملات میں خوشی مسیحی تعلیم کو ہندو مذہب کے پیرایہ میں بیان کرنا لیکن بڑا سبب سوامی صاحب کا انوکھا پن تھا جس کے دیکھنے کے لئے اہل امریکہ نہایت شوقین سمجھے جاتے ہیں۔ عجائبات کے جانب انسان کی توجہ ہمیشہ مایل ہو جاتی ہے۔ ہزاروں



لوگ نیوزی لینڈ کے وحشی کا تماشا دیکھنے چلے آتے ہیں جس کے بدن پر رنگین جھنڈے لگے ہوئے ہیں اور جو ہاتھ میں کلہاڑی لئے ہوئے اپنی لڑائی کا ناچ ناچ رہا ہو۔ اسی طرح امریکہ والوں نے سوامی صاحب کو بھی سنیاسیوں کے لباس میں پہلی دفعہ دیکھا ہو۔ اس لئے تماشے کے طور پر ان کو دیکھنے کے لئے بہت بھیڑ جمع ہو گئی چنانچہ امریکہ کے اخباروں نے سوامی صاحب کے لباس پر بہت کچھ پھبتی کہی اور آوازے کسے اور کہتے ہیں کہ سوامی اپنے طریق لباس کو چالاکی اور ہوشیاری سے مختلف طور پر بدلتا رہتا ہو چنانچہ بروک لن میں یہہ ماجرا گذرا کہ سوامی صاحب درس دینے کے وقت ایسی ہیئت گذائی میں برآمد ہوئے کہ تمام حاضرین بھچک رہ گئے۔ آپنے ایک مشرقی لباس کو زیب تن کر رکھا تھا جو نہایت نفیس اور گل انار رنگ کا تھا اور قرمزی رنگ کا کپڑا کمر سے لپیٹ رکھا تھا۔ اور سفید ریشم کا سربند سر پر سجا ہوا تھا جو آپکے چار ابرو کو صفایا بنائے ہوئے سیاہ چہرہ پر نہایت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اگر سوامی صاحب کا لباس موزم دار جیسا ہوتا تو انہیں بھی کوئی نہ پوچھتا لیکن ہم اہل ہنود کو خبردار کئے دیتے ہیں کہ اس سے پہلے محمد الگزنڈر رسل وب نے بھی ہندوستان کے دولتمند محمدیوں کو چکمہ دیا تھا کہ امریکہ میں روحانی ترقی کے لئے اسلام کی اشد ضرورت ہو اس کا نتیجہ جیسا کچھ نکلا ہو تمام دنیا پر روشن ہو۔ وہ وقت آئیگا کہ مدراس کے زمینداروں کو بھی جو سوامی کا خرچ دیتے ہیں آگاہی ہو جائیگی کہ ایسے سنیاسی کے خرچ دینے سے جو اول درجہ کے ہوٹلوں میں عیش اڑاتا ہو کیسا دھرم حاصل ہوگا انڈین مرر کا ایڈیٹر سمجھتا ہو کہ امریکہ کے لوگ اعلیٰ درجہ کے ہندو مذہب کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض جاپانیوں کو یہہ یقین ہو کہ اُن کی بیقرار روحوں کو تشفی بخشنے کے واسطے صرف بودھ مذہب کی ضرورت ہو جیسا کہ انڈین مینجر ایک اخبار سے نقل کرتا ہو۔ ایک جاپانی صاحب اپنے ہم مذہبوں کو چکاگو سے واپس آکر یوں فرماتے ہیں کہ پارلیمنٹ چکاگو کرسچنٹی کے بڑہانے کے لئے جمع کی گئی تھی لیکن برخلاف اس کے نتیجہ یہہ نکلا کہ بودھ مذہب کی عمدگی اور سچائی ظاہر ہوئی۔ صاحبان امریکہ پر کرسچنٹی کے ادنیٰ درجہ کا الہام ہونے کا ایسا نقش بیٹھا ہو کہ بودھ مذہب کی ہو تیں اور مندر بنانے شروع کر دئے ہیں۔ مزید برآن آپ یہہ بھی فرماتے ہیں کہ یورپ میں بھی بجائے کرسچنٹی کے بودھ مذہب جگہہ حاصل کر رہا ہو۔ یورپ والے جاپانی مذہب کے پیشوا کے لئے چشم براہ ہیں۔ یہہ ظرافت کی بات ہو لیکن اس موقعہ پر یہہ ضرب المثل بہت ٹھیک ہو کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہو ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست ✦ باقی آئندہ

بقیہ

حق و باطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈوگے ✦ تب جھوٹھ سچ کو جانوگے

فصل ہشتم در ذکر یوحنا

توریت

(یوحنا کا ذکر جو انجیل مقدس میں ہو اس طرح سے لکھا ہو)

ابیاہ کے فرقہ میں سے ذکریا تھا اور اُس کی بیوی الیسبات ہارون کی بیٹیوں میں سے تھی اور بانجھ تھی ذکریا نے اللہ سے دعا مانگی کہ مجھکو بیٹا دے چنانچہ اللہ نے ذکریا کی دعا قبول کی اور بچے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور کہا اُس کا نام یوحنا رکھنا ذکریا نے کہا کہ مجھکو کیونکر یقین ہو کہ لڑکا ہوگا کہا کہ جب تک یوحنا پیدا نہ ہوگا تب تک تو گنگا رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب تک یوحنا پیدا نہ ہوا ذکریا گنگا رہا اور جب یوحنا پیدا ہوا اور اُس کے نام رکھنے کا وقت آیا تو ذکریا بولنے لگا اور مولود کا نام یوحنا رکھا ✦

قرآن

دیکھو سورہ عمران کے رکوع ۲ میں لکھا ہو کہ جس وقت اللہ نے ذکریا کو یوحنا کی خوشخبری دی تو ذکریا نے کہا کہ اُس کی نشانی کیا ہوگی فرمایا کہ نشانی یہہ ہوگی کہ تو بات نہ کریگا لوگوں سے تین دن تک اور پھر سورہ مریم کے رکوع ۱ میں یہہ لکھا ہو کہ نشانی یہہ ہوگی کہ تو بات نہ کریگا لوگوں سے تین رات تک اور پھر سورہ عمران کے رکوع ۴ کی آیت ۳۷ میں لکھا ہو کہ جب ذکریا مریم کے حجرہ جاتا تو اُس کے پاس کچھ کھانا پاتا تھا ذکریا نے مریم سے دریافت کیا کہ اے مریم یہہ کھانا کہاں سے آیا جواب دیا کہ خدا دیتا ہو اور اُسی رکوع ۳۸ آیت میں لکھا ہو کہ وہاں دعا کی ذکریا نے کہ مجھکو بیٹا عطا کر اور اُسی رکوع کی ۳۹ آیت سے واضح ہو کہ ذکریا حجرہ میں نماز پڑہ رہا تھا اُس وقت ذکریا کو بیٹے کی خوشخبری دیگئی تو کہا یہہ وہی حجرہ ہو جس میں مریم کے واسطے آسمان سے کھانا آتا تھا یا اس حجرہ سے مراد یہود کا عبادت خانہ ہو یا یہہ کہ جس حجرہ میں مریم کو کھانا آتا تھا وہی عبادت خانہ تھا ✦

حدیث

قصص الانبیا میں لکھا ہو کہ جس وقت یوحنا پیدا ہوا تو اُس وقت ذکریا کی عمر ۶۰ یا ۷۰ یا ۷۵ یا ۸۵ یا ۱۲۰ یا ۹۹ یا ۹۲ برس کی تھی حیات القلوب میں بروئے چند حدیث معتبر حضرت صادق سے منقول ہو کہ جب ذکریا کو یوحنا کی بشارت ہوئی تو ذکریا کو شک ہوا کہ یہہ آواز شیطان کی تھی اور پھر حضرت صادق سے منقول ہو کہ یحییٰ کو حضرت عیسیٰ نے مُردوں میں سے جلایا تھا اور حدیث حضرت رسول سے واضح ہو کہ جب حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے اور شمعون کو اپنا جانشین کیا اور جب شمعون نبی مر گیا تو حضرت یحییٰ بن ذکریا پیغمبر ہوئے اور مولف کتاب حیات القلوب لکھتا ہو کہ احادیث در باب یحییٰ بہت مختلف ہیں اور امام محمد باقر سے منقول ہو کہ جب یحییٰ پیدا ہوا تو اُس کو آسمان پر لے گئے اور بہشت کے تحفہ تحفہ غذا

اُس کو کھلائی جاتی تھیں تو بہشت کیا ہے ہوٹل ہے +

اے محبان دین محمدی دیکھو انجیل سے واضح ہے کہ ذکریا تا تولد یوحنا گونگا رہا اور قرآن کی سورہ عمران میں لکھا ہے کہ ذکریا صرف تین دن گونگا رہا اور سورہ مریم سے ظاہر ہے کہ ذکریا تین رات گونگا رہا روایت و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکریا کو جس وقت یوحنا کی خوشخبری دی گئی تو ذکریا نے خیال کیا کہ یہہ شیطان کی آواز ہے دوسرا لکھتا ہے کہ یوحنا کو حضرت عیسیٰ نے مُردوں میں سے جِلایا تھا قیصر الکفتا ہے کہ جس وقت حضرت مسیح آسمان پر گئے تو شمعون کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جبکہ شمعون بھی مرگیا تو یوحنا پیدا ہوا اور ایک راوی صاحب کی روایت سے واضح ہے کہ ان کو ذکریا کی عمر کی بھی صحت نہیں ہوئی اور ایک لکھتا ہے کہ یوحنا کو بہشت میں تحفہ تحفہ غذائیں کھانے کو ملا کرتی تھیں اس موقعہ پر یہہ شعر صادق آتا ہے کہ

تو کار زمیں را نیکو ساختی + کہ بر آسمان نیز پرداختی -

اے پیارے بھائیو قرآن کی آیات میں تو صرف رات و دن ہی کا فرق ہے لیکن حدیث و روایت میں تو آسمان و زمین کے قلابے ملائے گئے ہیں اب آپ لوگوں سے یہہ امر دریافت کیا جاتا ہے کہ یہہ روایت سب صحیح ہیں یا کوئی غلط ہے اور منجملہ ان کے کیا مضمون کتب مقدسہ سے تحریف کئے گئے اور اس تحریف میں کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یوحنا کو مُردوں میں سے جِلایا تھا

اے بھائیو یہہ امر تمہارے بہی غور کے لایق ہے کہ مسیح کے چھ سو برس کے بعد تو محمد ہوئے اور قریب قریب سو ڈیڑھ سو برس کے بعد یہہ تمہارے راوی پیدا ہوئے اور یہہ امر مسلمہ ہے کہ زمانہ محمدی سے قبل عام عرب بت پرست تھے تو پھر راویوں کو جو لکھتے ہیں بسند معتبر وہ سند کہاں سے حاصل ہوئی تمام مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ جیسا مبالغہ بت پرست کرتے ہیں وہی طرز تمہارے راویوں کا پایا جاتا ہے اس وجہ سے نہ قرآن منجانب اللہ ثابت ہوتا ہے اور نہ حدیث و روایات قابل اعتبار ہیں کیونکہ قرآن روایات و حدیث کے خلاف بیان کرتا ہے اور حدیث و راوی قرآن کے خلاف کہتے ہیں اور انجیل مقدس سے واضح ہے کہ حضرت مسیح اور یوحنا کا ایک زمانہ تھا بلکہ مسیح نے یوحنا کے ہاتھ سے اصطباغ پایا اور مسیح کے عہد میں قتل کیا گیا +

باقی آیندہ

جناب بابو صاحب مکرم بندہ سلامت

بعد سلام نیاز کے واضح ہو کہ آپکی خدمت میں چند سطریں تحقیق کے شوق سے پیش کرتا ہوں یقین ہے کہ جناب براہ ہمدردی بنی نوع انسان ہونے کے میری تحریر کا جواب دیکر میری تسلی فرمینگے جناب من آپ کے عیسائی عقیدہ میں یہہ بات داخل ہے کہ مولفین اناجیل خصوصاً حواری پیغمبر و نبی مثل حضرت داؤد و موسیٰ علیہ السلام کے تھے دیکھو میزان الحق مطبوعہ ۱۸۶۰ء کے صفحہ ۶، ۷ و ۱۰ -

اور آپکے علمائے عیسوی نے واسطے تشخیص نبوت و پیغمبری کی چار شرطیں مقرر فرمائی ہیں پہلی شرط معجزہ دوسری پیشین گوئی اور تیسری نیک چال چلن چوتھی علامت عمدہ تعلیم یہہ چاروں شرطیں کتاب تیغ و سپر عیسوی مطبوعہ ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۴ میں موجود ہیں آپ انہیں شرطوں سے مولفین اناجیل کی نبوت و پیغمبری کا ثبوت نمبروار عنایت فرمائیں سب سے اول نمبر جناب متی صاحب حواری کا ہے اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ جناب متی صاحب نے کوئی معجزہ کیا ہے - تو اس کا ثبوت آپ اپنی مسلمہ و مقبول کسی الہامی کتاب سے معہ باب و آیت تحریر فرمائیے اگر کوئی پیشین گوئی خاص حضرت متی صاحب کے کلام میں جناب کو معلوم ہو تو بیان فرمائیے - نیک چلنی لکھتے وقت جناب انجیل متی باب ۱۲ کا شروع اور انجیل ایضاً باب ۱۴ آیت ۳۰ اور باب ۲۶ - آیت ۶۹ سے ۷۵ تک اور پھر متی باب ۱۶ - آیت ۱۴ کا ملاحظہ فرمائیں - عمدہ تعلیم کی بابت جو کلام سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جناب متی صاحب نے نقل کیا ہے اور نیز وہ کلمات جو عہد عتیق سے انتخاب فرمائے ہیں ان کو دو چار منٹ کے لئے علیحدہ فرما کر خاص متی صاحب کی ذاتی تعلیم میں کوئی عمدہ پن دکھلائیں - تو عین آپ کی نوازش ہوگی اگر یہہ شرطیں جناب متی صاحب میں آپ نے اپنی کسی الہامی کتاب سے ثابت کردیں تو بیشک و لاریب جناب متی صاحب کی نبوت و پیغمبری پر ایمان لانا فرض اور اُن کی انجیل جو انہوں نے خود زمانہ حضرت مسیح ۳۰ سال کے لکھی ہے حرفاً حرفاً کلام الٰہی ماننے کے لایق ہے - ورنہ بدون ثبوت علامات چہارگانہ کے یونہی متی صاحب کو پیغمبر و نبی خیال کرنا اور ان کی ساختہ پرداختہ انجیل متی کو کلام الٰہی حرفاً حرفاً مان لینا کمال شرم کی بات اور صریح کور باطنی ہے یقین ہے کہ ضرور ہی جناب بابو صاحب حضرت متی صاحب کی رسالت و نبوت کا ثبوت اپنے بزرگوں کی شرائط کے بموجب تحریر فرما کر متی صاحب کو سچے پیغمبروں و نبیوں کی جماعت میں داخل فرماوینگے یا اُن میں چاروں شرطوں کا عدم دیکھکر ان کی جھوٹی اور فرضی نبوت و پیغمبری سے توبہ کرکے ان کو متی باب ۷، آیت ۱۵ کے بموجب جھوٹے نبیوں کی جماعت میں داخل کرکے ان کی فرضی نبوت و پیغمبری سے علیحدگی اختیار کریں +

الراقم - آپ کا دلی خیرخواہ کمترین ایک مسلمان ؎

مصدورہ منجانب مولوی فرزند حسین و سید تفضل شاہ صاحب ؎

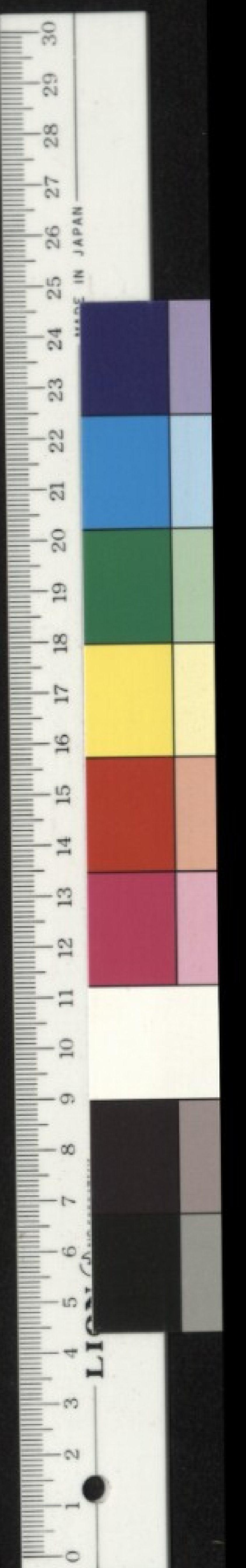
جناب مولانا مولوی فرزند حسین و سید تفضل شاہ صاحب

تسلیم - آپ کا پرچہ سوالات موصول ہوا جس میں سوال ذیل درج ہے +

خصوصاً متی رسول کے معجزات کے بارہ میں +

سو جس پر یہہ التماس ہے کہ :-

اوّل تو میرا متی رسول کے معجزات پر کچھ فخر نہیں ہے اور نہ ان کو پیغمبر خیال کرتا ہوں چاہے انہوں نے کئے یا نہ کئے اُنکے معجزات سے مجھ جیسے گنہگاروں کے لئے کچھ فائدہ نہیں نکلتا ہے - مگر آپ بجائے اس کے قرآن کے تغیر و تبدل کے بارہ میں اس قدر اصرار و مبالغہ فرماتے تو بہتر تھا - پس معلوم ہوا



کہ آپ سچی رسول کی بابت شک میں پڑے ہیں - جو میرے نزدیک اُس آدمی کی مانند ہو جو درخت کی ٹہنی کاٹتے وقت خود اُسی پر بیٹھا ہو - اس لئے میں اس بارہ میں اتنا لکھنا ہوں کہ قرآن میں بھی محمد صاحب کے معجزات کا ذکر مانند عنقا کے معدوم ہو - اور خود محمد صاحب انکاری ہیں - اور سچی رسول نے کہیں انکار نہیں کیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ رسول نے مسیح کا احوال جو اُس کو الہام سے حکم ہوا لکھا - اور اس احوال میں اپنے معجزات کا حال لکھنا مناسب نہ سمجھا - آپنے نام محمد صاحب کو اکثر پیغمبر جانکر سچی رسول پر شک فرمایا یہ عجیب بات ہو - اور نیز کہ محمد صاحب نے خود قرآن میں معجزات سے انکار کیا - اور پھر آپ خود ہی قرآن کو جھٹلا کر اُسکے خلاف قرآن کے پیغمبر کو جھوٹی رسول پر حسن فرماتے ہیں - کچھ تو منصفی فرماویں - کیوں محمد صاحب کو بھی پیغمبر سمجھتے ہیں - اور اگر سمجھتے ہیں تو قرآن کو جھوٹھا مانکر توبہ کریں +

دویم یہہ بات کہ گمان غالب ہو کہ سچی رسول نے معجزات کئے اور اور حواریوں نے بھی کئے ہیں - گو درج نہیں ہیں گہیں تو کسی قدر ہیں

اب میں اتنے پر اکتفا کر کے اپنے اس مختصر جواب کو ختم کرتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں ایسے بے قدر اعتراض سے آپ کا کوئی روحانی فائدہ متصور ہو نہیں سکتا مگر شاید میرے سچی ہونے کے وجوہات کا جن کی نسبت آپ چند مرتبہ زبانی ذکر کر چکے ہیں بیان کرنا آپ کے لئے خالی از منفعت نہ ہوگا میں مختصر اً عرض کرتا ہوں اور وہ یہہ ہو کہ میں نے قرآن کو بغور پڑھا سمجھا - الا معلوم ہوا کہ قرآن کلام الٰہی نہیں ہو اور اکثر تحریف شدہ ہو - چنانچہ آپ حسب ذیل کتابوں کو ملاحظہ فرماویں +

(۱) تحریف قرآن تفسیر حسینی کے بموجب -

(۲) تحریف قرآن تفسیر بیضاوی کے بموجب

(ہر دو تفاسیر کو بغور ملاحظہ فرماویں)

(۳) قرآن اس قدر محرف ہو کہ قابل اعتبار نہیں ہو ملاحظہ فرمائیں کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر کو - جو ایک بڑے عالم سنیوں کے تھے +

(۴) جیسے علماء شیعہ تحریف قرآن کی ثابت کرتے ہیں اسی طرح علماء سنی بھی کرتے ہیں -

دیکھیں کتاب ابو جعفر کلینی میں - ایک عالم شیعہ مولوی سید حامد حسین صاحب کی تحریر کو +

(۵) جو آیتیں محمد صاحب نے واسطے تالیف قلوب بت پرستوں مکہ اور یہود مدینہ کی درج کر دی تھیں وہ منسوخ از قرآن کی گئیں -

پس مولوی صاحب قرآن کی تبدیلی کا حال میں کس قدر بیان کروں اتنا وقت نہیں ہو - مجبور ہو کر عرض کرتا ہوں - کہ اگر آپ چاہیں تو آئندہ کو ہزاروں ہزار بتلا سکتا ہوں - اسواسطے میرا دل تو اس قرآن بناوٹی سے بہت گھبرا گیا ہوا ہو - اس نے میں نے کنارہ کشی اختیار کری - اور انجیل شریف پر اپنا کامل و اکمل بھروسہ کر کے کہ وہ کلام الٰہی ہو پیرو کار ہو گیا ہوں - اور سچ ہو کہ انجیل شریف دو دلائل سے انسانی مقاصد و غایات کے اثر سے محفوظ ہو +

دلیل اول - پوشیدہ نہ ہے کہ میل دنیا کی تمام کتابوں سے قدیم ہو اور یہودیوں کے پاس اُس زمانہ سے جس میں کہ وہ نازل ہوئی یعنے (عبرانی) میں موجود ہو اور یہہ عبرانی نسخے ان نسخوں سے جو مختلف زبانوں میں نصاریٰ کے پاس ہیں بالکل مطابق ہیں - سوائے شاذ و نادر باتوں کے جن سے کتاب کی اصل غایت اور مقصد میں - کچھ خلل نہیں آیا - حالانکہ اُس میں ایسی بہت سی باتیں موجود ہیں جنکی اہل یہود مسیح سے انکار کرنے اور اُس کو رد کرنے میں صاف مخالفت کرتے ہیں - اس کے علاوہ وہ نصاریٰ کے اکثر فرقہ جات بھی بعض فرائض و رسوم و دستورات میں باہم یک دوسرے سے بہت مخالف ہیں مگر باوجود ان سب اختلافات کے کسی نہ یہود نے اور نہ نصاریٰ میں سے کسی نے اُس کی عبارت کو اپنے خیالات یا دستورات کے موافق بنانے کی غرض سے کسی طرح تغیر و تبدیل کرنے کی جرأت کی - اس لئے یہہ ایک قاطع دلیل اس بات کی ہو - کہ یہہ کتاب ہمیشہ اپنے نازل کرنیوالے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سلامت رہی ہو اور باوجود مخالفت اور باہمی اختلافات کے کسی انسان کو اُس میں دست اندازی کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہوگی +

دلیل دویم بہت سی باتیں جنکی نسبت اُس میں کئی سو سال پہلے خبر دیگئی واقعہ ہو گئی ہیں - اور بہت سے مختلف حادثات (جنکا ذکر اُس میں درج ہی زمانہ آئندہ میں دنیا کی آخر تک پے در پے زمانوں میں واقعہ ہوتے رہیں گے - اور یہہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ ان نبوتوں میں سے بہت سی باتیں ایسی بڑی وحشتناک طور پر پوری ہوئیں کہ ملحدین بھی اُن سے انکار نہیں کر سکے بلکہ شہادت دیتے ہیں کہ یہہ حادثات ٹھیک اُسی طرح واقع ہوئی جیسا کہ اُن کی نسبت یہودیوں کی کتاب (توریت) میں پہلے سے لکھا تھا - لاجرم یہہ دلیل بھی ایسی قاطع ہو کہ اس سے کوئی شبہہ باقی نہیں رہتا کہ کتاب اللہ ہر طرح کی تحریف اور تغیر کی آمیزش سے پاک ہو - اور ہر ایک زمانہ اور صدی بھی جس کے حالات کی نسبت اُس میں خبر دی گئی ہو اُسکی صحت اور صداقت کی مضبوط گواہ ہو +

سو جب قرآن کا لفظ لفظ محرف ہو تو قابل اعتبار کب ہو سکتا ہو اور جب قابل اعتبار نہیں تو من جانب خدا الٰہی نہیں اور جب من جانب خدا نہیں تو اُس کو ماننا قطعاً شرم کی بات اور کور باطنی ہو - بمقابلہ اس کے انجیل شریف جب کلام الٰہی ہو تو شک نہیں کہ اُس کا حرف بحرف مانند یاقوت و ہیروں کی ہو - کاش کہ آپ محمدی لوگ وہ دن آوے کہ تاریکی سے کنارہ کش ہو کر خدا کے فضل سے مسیح عیسیٰ کے پیرو کار بنیں - اور اس غزل کو درد دل سے ورد زبان کریں اور نجات ابدی حاصل کریں +

غزل

نعت عیسیٰ میں کہوں کیا مرا رتبہ کیا ہو + وصف خالق ہی جو فرمائے تو بندہ کیا ہو
میں ہوں مداح مسیحا مجھکو پروا کیا ہو + مرگ کا خوف مجھے خضر کا کھٹکا کیا ہو
میں تو عیسیٰ کا ہوں مجھکو نہیں خوف ذرہ + ملک الموت سے کہدو کہ تقاضا کیا ہو
اے صبا مجھکو مسیحا کی طرف جانے دے + ہوگئی ہو دیری تو اگر آ کر سکیا ہو
بندۂ عیسیٰ غلامان شاگرداں ہوں میں + جا کے پوچھو کوئی منکر بن بندۂ چلیا ہو

شک نہیں نام مسیحا ہو مرض عیسیٰ کی شفا + ہم نہیں جانتے دنیا میں محو کیا ہو + چھوڑ دے نبض طبیبا مجھے کب تک کیا ہو + عاشق روح مسیحا کو تو سمجھا کیا ہو + سب چنگے ہو جائے میں کہتا ہوں مسیحا جب مسیح کے + کوئی اس نام سے بڑا مجھے میٹھا کیا ہو + واقعہ کمترین سعید الدین ارمشن لودیانہ +

عجیب خواب

کیا دیکھتا ہوں کہ میں متفرق مقامات۔ شہر۔ دریا۔ سمندر۔ جنگلات وغیرہ کی سیر کرتا ہوا ایک مقام پر جا پہنچا۔ رات کی تاریکی طلوع آفتاب سے قریب قریب نیست ہوتی جاتی اور نگاہ دور دور تک گذرتی تھی۔ دل میں خیال گذرا کہ اس جگہہ کی بخوبی سیر کیجئے۔ یہہ ارادہ کر کے چل دیا۔ تمام ملک نحوست نشان گندے اور ناپاک آدمیوں سے معمور نظر آیا۔ باشندگان شہر اندھے۔ لولے۔ کوڑھی اور ہر طرح کی ناپاکی سے پر نظر آئے۔ شہر ایسا گندہ کہ پاؤں غلاظت سے بمشکل بچ سکتا تھا۔ دل نہایت متفکر ہوا کہ یہہ کیا جگہہ ہے اور اس کے ایسے ہونے کا کیا باعث ہے۔ اتفاقاً ایک شخص بنام "خلل کا دشمن" سیاہ فام صورت ملک الموت سیرت ابلیس راہ سے گذرتا ہوا نظر آیا اُس سے دریافت کیا کہ اس شہر اور اس کے ساکنان کی ایسی ابتر حالت کیوں ہے۔ نہایت سختی سے جواب دیا کہ کیا تم نہیں جانتے۔ جو ایسے گستاخانہ سوال کرتے ہو۔ ابھی ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہم سب حضرت محمد کی اولاد اور حضرت عیسیٰ کی اُمت کی جانی دشمن ہیں۔ غرض مجھکو نہ پہچان کر کہ کون ہے یہہ کہکر کہ خوب سیر کرو چلتا ہوا۔ یہہ کیفیت دیکھکر خیال گذرا کہ ایسے نالایق اور گنہگار شہر کے دیکھنے سے کیا فائدہ۔ تاہم بایں خیال کہ اور بھی زیادہ واقفیت حاصل ہوگی شہر کی ہر سمت شاہراہوں سڑکوں گلیوں سے گذرتا ہوا کل مکانات بلند و پست دیکھے۔ جا بجا محلوں کے نام ظالم۔ بیدین۔ شریر کی اولاد و جھوٹے نبی کی اُمت کے نام سے لکھے ہوئے دیکھے۔ دل زیادہ گھبرایا۔ بدبو اور تعفن مرضان شہر سے دماغ پھرا جاتا تھا۔ چند قدم آگے بڑھا تھا کہ خوشبو کا کچھ اثر ہوا کے ساتھ ملا ہوا معلوم ہوا۔ اُسی سمت چلا۔ اثنائے راہ میں ایک اور شخص بنام ملعون ملا جس سے دریافت کیا کہ یہہ خوشبو کہاں سے آتی ہے۔ بدتہذیبی سے جواب دیا کہ کافروں کے باغ سے یہہ بدبو آتی ہے۔ میں اور آگے بڑھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ جوں جوں آگے بڑھتا ہوں بدبو اور غلاظت دور ہوتی جاتی ہے اور خوشبو سے دماغ معطر ہوتا جاتا اور خوشگوار ہوا دل کو تر و تازہ کرتی ہے تیزی سے اُس جانب بڑھا۔ تھوڑے فاصلہ پر ایک نہایت خوبصورت و دلکش محدود شدہ باغ نظر آیا۔ جب قریب پہنچا باغ کے دروازہ پر جو بالکل جواہرات کا تھا سنہلا لکھا ہوا دیکھا "خلل و دل یسوع مسیح کا باغ" بلا پس و پیش اپنے خداوند کے باغ میں داخل ہوا جس کی خوبصورتی تحریر سے باہر البتہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ جس کا احاطہ ہر طرح کے بیش قیمت جواہرات سے آراستہ تھا اور خوشنما درخت انواع و اقسام کے پھول اور پھلوں سے پربار تھے جن کے پتے کبھی مرجھاتے نہ تھے۔ خیال گذرا ہی تھا کہ یہاں کے باغبان سے ملاقات کروں کہ وہ کیا بگی بالکل نورانی فرشتہ میرے قریب آئے۔ مجھ سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ میں نے جواب دیا کہ خداوند مسیح کا ادنیٰ خدمت گذاروں میں سے ایک۔ نہایت خوشی سے میرا ہاتھ پکڑکر مجھے باغ کی سیر کرائی۔ میں نے نہایت تعریف کی۔ فرمایا کہ فی الحال یہہ باغ جیسا چاہئے رونق پر نہیں لیکن اس کا مالک اس کو بہت جلد بڑھا دیگا اور ترقی دے گا۔ چند ہی لمحہ گذرے تھے کہ ایک بڑی فوج ٹڈیوں کی جن کی دُمیں بچھوؤں کی سی تھیں مع اپنے سردار جسکا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپلیون تھا باغ پر چھا گئی۔ اور باغ کو ضرر پہنچانے لگی۔ یہہ ماجرا دیکھکر نہایت رنج ہوا اور متحیر ہوکر باغبان سے دریافت کیا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ یہہ باغ جلد ترقی پائے گا۔ یہہ کیا آفت اُس کے برعکس ظہور میں آئی۔ فرمایا کہ کچھ فکر مت کرو۔ دیکھو مالک باغ غیب سے کیا کرتا ہے۔ ابھی گفتگو تمام نہ ہونے پائی تھی کہ بے شمار عقاب اور مختلف قسم کے دہشتناک زبردست پرندوں نے ٹڈیوں پر آ جھپٹے اور ایک ایک ہزاروں کو کھانے لگا۔ یہاں تک کہ ایک ٹڈی کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اور باغبان نے اُن کے سردار ابدون کو پکڑکر ایک دور کے کنوئیں میں جو ناہ کنوئیں کے نام سے مشہور تھا بند کر دیا۔ کسی قدر نقصان البتہ چند پھول و سبز پتوں کو پہنچا لیکن تھوڑے ہی توقف کے بعد معلوم ہوا کہ بے شمار نئے نئے پھول کھل گئے اور رونق باغ بہ نسبت پیشتر کے بدرجہا بڑھ گئی۔ اور رفتہ رفتہ باغ نے یہاں تک ترقی پائی کہ تمام ملک میں پھیل گیا۔ باغبان سے دریافت کیا کہ یہاں کے باشندے جو ز فدا ول نظر آئے تھے کہاں چلے گئے۔ جواب دیا کہ وہ سب جن کو پرندوں نے تمہارے روبرو نگل لیا اس ملک کے باشندے بشکل ٹڈی تھے جنہوں نے کئی مرتبہ پیشتر بھی اس باغ کو ضرر پہنچایا تھا۔ لیکن اب اُن کا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا اور اُن کا سردار تاہ کنوئیں میں جہاں آگ جلتی ہے ڈالا گیا +

ایس۔ مسیح

کلکٹرس آفس۔ پیلی بھیت +

ترجمہ ٹرائیڈ بائی دی فائیر

بقیہ

نمبر (۱۰)

۳۔ کلام کے لئے بھوکھ کس طرح سچ میں اکیجائے مشتق ہو" بھوکھ کا جاتا رہنا سب سے خوفناک علامت ہے یہہ اس خطرے کی آگاہی ہے کہ بدی نادیدنی طور سے اندر موجود ہے۔ خدا کے کلام کے لئے بھوکھ کے بند ہو جانے سے بڑھکر اور کوئی یقینی علامت روحانی زوال اور بیماری کی نہیں ہے۔ کس طرح سے بھوکھ پیدا کی جا سکتی ہے جبکہ موجود نہیں ہے اور تیز کی جا سکتی ہے جبکہ کمزور ہوتی جاتی ہے! اس کا جواب ذیل میں دیا گیا ہے +

(۱) بدی کو جو تمہیں چمٹی ہوئی ہو اُتار پھینکو۔ وہ لفظ جس کا ترجمہ "اُتار پھینکنا" کیا گیا ہے وہی ہے جو قلسیوں ۳ باب ۸ میں استعمال کیا گیا ہے اس میں لباس کے تبدیل کرنے کا خیال پایا جاتا ہے جو اکثر مشابہت کے طور سے کلام میں روح کی عادتوں کے تبدیل ہونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ پوشاکیں کہ جنہیں ہمیں اُتارنا ضروری ہے بے شمار ہیں اور اُن کی بڑی بھاری فہرست ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور اب بھی ہے کہ مسیحیوں کو اکسایا جاوے کہ وہ ایسی صریح بدیوں کو جیسا کہ یہہ ہیں اُتار پھینکیں حسد۔ وہ غصہ ہے جو کینے کے دو آتشہ عرق میں ٹھنڈا کیا

گیا ہو اور خوش ہوتا ہو جبکہ اوروں پر مصیبتیں آجاتی ہیں۔ دغا وہ ہو جس میں سے دہوکا اور فریب کی بو آتی ہو۔ مکاری یہود ہ کاسا کام ہو یعنے کہ دوستی کے بھیس میں دغا کو چھپانا۔ ڈاہ وہ ہو جو اوروں کی بہتری میں گڑگڑاتا ہو۔ بدی اور حسد دونوں اپنے تئیں بدگوئی میں ظاہر کرتے ہیں۔ یہہ باتیں خدا کے کلام کے لئے بھوکھ کو اُس طرح سے برباد کر دیتی ہیں کہ جس طرح سے مٹھائی جسمانی بھوکھ اور مزے کو خراب کر دیتی ہو۔ بہت سے لوگ خدا کے کلام کا مزہ اس سبب سے نہیں اُٹھا سکتے کہ اُن کے دل ان زہریلی نعمتوں یا جوش دلانے والی یا اعتراض کے لائق کتابوں اور دنیاوی شغلوں اور بدخیالوں کی چینی سے بنی ہوئی مٹھائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہہ چیزیں فوراً اور ہمیشہ کے لئے الگ کر دینی چاہئے۔ تم ضرور صلیب کو چن لو۔ اندہیرے کے خرمناک کاموں کو پھینک دینا چاہئے سو صرف اسی طرح سے خدا کے کلام کے واسطے بھوکھ زیادہ اور تیز ہو سکتی ہو۔ گھاس پھوس کو ہٹا دو تو انگور آپ سے آپ زمین سے پھوٹ نکلے گا ✠

(۲) یاد رکھو کہ تمہاری ترقی تمہارے کلام پر پرورش پانے پر منحصر ہو۔ ہم میں سے کون ہو جو ترقی کرنے۔ زیادہ مسیح کی مانند ہونے مقدس اور دیندار بننے اور علم و فضل میں بڑھنے کا مشتاق نہیں ہو۔ لیکن اکثر ہم یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ مجلسوں میں حاضر ہونے اور مسیحی کام کرنے سے ہماری ترقی ہو گی۔ یہہ بڑی بھاری غلطی ہو۔ جب تک ہم اس بات کو نہ سمجھ لیں کہ ہماری اُسی قدر ترقی ہو گی کہ جس قدر ہم بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں تب تک ہم مسیح کے قد کی کامل خوبصورتی تک پہنچ نہیں سکتے۔ ہم ہمیشہ بچے ہی رہیں گے کہ جنکو تعلیم کی ہر ایک ہوا اوڑا لیجاتی ہو ✠

ہمیشہ اپنی بائبلوں کو اس لئے نہ پڑھا کرو کہ ایسا کرنا تمہیں اچھا لگتا ہو یا اُس کی تم کو خواہش ہوتی ہو بلکہ اس لئے کہ ایسا کرنا راست اور درست ہو اور تمہاری اپنی زندگی کے لئے ایک ضروری فرض ہو روح القدس کی روشنی میں کلام کا مطالعہ کرو جیسا کہ ایک قدیمی مقدس جبکہ اندہا پن اُس پر چھانے لگا تو وہ اپنی بائبل کو کھڑکی کے پاس لیجا کر مغربی سورج کی پوری کرنوں میں رکھکر پڑھا کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ بھوکھ خود بخود پھر پیدا ہو جائیگی اور تم اپنی ضروری خوراک سے بھی بڑھکر خدا کے کلام کی قدر کرنے لگ جاؤ گے ✠

(۳) گذشتہ فائدوں کو یاد کر کے اپنی خواہش کو بڑھاؤ۔ "اگر ایسا ہو کہ تم نے مزہ چکھا ہو کہ خداوند مہربان ہو" ہم خوراک چاہتے ہیں نہ صرف اس لئے کہ ہمارے جسم کو اس کی ضرورت ہو بلکہ ہم اُس کے گذشتہ میٹھے مزے کو جو ہمیں اچھا معلوم ہوا تھا یاد کرتے ہیں ہم اکثر جبکہ خوراک لذیذ ہو اپنی معمولی بھوکھ سے زیادہ کھا جاتے ہیں ✠

بیش قیمت خداوند مزے کو کیسا لذیذ معلوم ہوتا ہو کیونکہ انسان کے بیٹے اور بیٹیوں میں سے کسی کا بھی اُس کے ساتھ مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ کبھی کبھی اُس کی محبت نے ہماری روحوں کو بے بیان خوشی اور برکت سے بھر دیا ہو۔ اسقال کے انگوروں سے جو زندگی کے دریا کی چاشنی ہو شاخیں پھلوں سے لدی ہوئی دیوار پر چڑھی ہوئی ہیں وہ جنہوں نے ایک دفعہ اس محبت کا مزہ چکھا ہو انہوں نے ایک ایسا جذبہ حاصل کر لیا ہو جو خوراک کھا کر بڑھتا ہو چونکہ اُنہوں نے مزہ حاصل کیا ہو اس واسطے وہ ضرور بالضرور بھوکھ کو مٹانے کے لئے بار بار آویں گے جو اگرچہ ہمیشہ مٹائی تو جاتی ہو مگر تو بھی بڑھتی ہی رہتی ہو ✠

کیا تم ضیافت اور خوشی کے دنوں کو یاد نہیں کرتے جبکہ تم ضیافت خانہ میں لیجائے گئے تھے یا بڑی خوشی سے اُس کے سایہ کے نیچے بٹھائے گئے تھے۔ اگر ایسا ہی ہو تو یقیناً اُن کی یاد تمہاری تھکی ہوئی بھوکھ کو تیز کر دے گی یہاں تک کہ یہہ دلہن کے ساتھ ہم آواز ہو کر کہتی ہو۔ "انجیر کے قرصوں سے مجھ کو قرار دو۔ سیبوں سے مجھ کو تازہ دم کرو کیونکہ میں عشق کی بیمار ہوں"

آہ! دنیا کی خوشیاں کیسی بے رس اور بے مزہ معلوم ہوتی ہیں جبکہ ایک دفعہ روح نے یہہ مزہ حاصل کر لیا ہو کہ خداوند مہربان ہو۔ "چکھو اور دیکھو کہ خداوند مہربان ہو" مبارک وہ انسان ہو کہ جس کا بھروسہ اُس میں ہو ✠ منقول از پریم داس ✠

وہ پیار کا بھرا ہوا ہمارا منجی ہو ✠

ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی پاک زبان سے صاف کہا ہو یوحنا ۱۵ باب ۹ اور ۱۳ اور ۳۴، ۳۵ آیتوں میں جیسا باپ نے مجھے پیار کیا ویسا ہی میں نے تمہیں پیار کیا اور پھر وہ آسمان سے بھی اُتر آیا کہ ہمارے لئے صلیب پر موت کا دُکھ اُٹھاوے اور مارا جاوے یوحنا ۱۵ باب ۱۳۔ اس سے بڑھکر اور کوئی پیار نہیں کہ کوئی آدمی اپنی جان اپنے دوست کے لئے دے مسیح کہتا ہو۔ یوحنا ۱۵ باب ۱۴ آیت میں تم میرے دوست ہو۔ اور اُس نے پاک آسمان کو چھوڑ کر گناہ آلودہ جہان کو اختیار کیا اور جب وہ اس جہان میں تھا ایک ابلیس شیطان سے بھی آزمایا گیا تھا۔ جو مسیح سے کہتا تھا کہ اگر تو گر کے مجھکو سجدہ کرے تو یہہ سب کچھ تجھے دونگا۔ اس پر یسوع نے جواب دیا اے شیطان دور ہو وغیرہ۔ تب شیطان مسیح کو چھوڑ کر ایکدم بھاگ گیا اور فرشتوں نے آکر اُس کی خدمت کی متی ۴ باب ۱۱ پھر مسیح نے جلالی تخت کے بدلے دکھ کی صلیب کو اپنے اوپر اُٹھایا یہہ پیار ہی سے تھا۔ اور یہہ ایسا پیار تھا جو دوستوں کی طرف نہیں۔ بلکہ اُن دشمنوں کے لئے بھی تھا جنہوں نے اُس کو صلیب پر دیا تھا۔ اور جب ہم لوگ ہنوز گنہگار تھے پر بھو ہمارے لئے مر گیا۔ جب وہ اس جہان پر تھا اُس نے اپنا پیار ہزاروں طرح سے دکھلایا۔ وہ ادہر اودہر جا کر کے تمام اقسام کی بیماریوں کو چنگا کیا کرتا تھا غمزدوں کو تسلی اور غریبوں سے کبھی مُنہہ نہ پھیرتا تھا۔ بلکہ اُن کو تسلی دیا کرتا تھا۔ وہ گنہگاروں کا خیر خواہ اور اُن کی روح کا علاج کرنے والا اور اُن کا دوست تھا۔ وہ یروشلم پر رو دیا لوقا ۱۹ باب ۴۱ جب اُسکی آیندہ تکلیف اور بربادی کو سوچا جب وہ موت کی سختی میں تھا کیسے پیار سے اُس چور کو جو اُس کے ساتھ صلیب پر تھا کہا اور کیسی سرگرمی سے اپنے دشمنوں کے لئے جو اُس گھڑی اُس پر ٹھٹھا کر رہے تھے دعا مانگی۔ کہ اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں لوقا ۲۳ باب ۳۴ اور اگر وہ اُن سے بچنا چاہتا تو نہایت سہولیت سے ایک فوج فرشتوں کی اپنے چھڑانے کے لئے بلا لیتا۔ ہاں وہ آپ ہی اُنکو اپنے مُنہہ کے دم اور کلام سے فنا کر سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ اپنی جان نہ دیتا تو ہم لوگ نہیں بچ سکتے تھے۔ اور اُس نے اس کر کے



واقعات اور رائیں

مقام انتاب میں کشت و خون کا عمدہ نتیجہ

ذیل کی چٹھی ایک مشہور انگریزی عالم کی ہمارے ناظرین کے لئے مفید ہوگی +

انتاب ایک عالی شان محصور قصبہ سریا کی سرحد پر ۶۵ میل الیپو کے شمال مشرقی گوشہ میں واقع ہے اس کے باشندگان میں سے قریب چوتھائی کے عیسائی تھے ان میں سے قریب چار سو کے قتل کئے گئے اور اُس کے دس گنا گذشتہ نومبر کے کشت و خون میں بے سر و سامان کر دئے گئے۔ امریکن انگریزی صاحبان کا اس جگہ بہت سال تک ایک موثر کالج اور شفاخانہ رہا ہے + چٹھی مورخہ ۲۷- اپریل ۱۸۹۶ء میں یوں تحریر ہے کہ ہم انگلیکن کالج کی زمین کے ایک خوبصورت مکان میں فروکش ہیں اور ہماری نظر وادی کے اوپر سے امریکن شفاخانہ اور لڑکیوں کے سکول پر پڑتی ہے۔ اس کے عقب میں شہر معہ اس کے مناروں کے اور بائیں جانب عربوں کا قلعہ جو کہ روسید کی ساخت پر دوبارہ تعمیر ہوا معلوم دیتا ہے واقع ہیں۔ اس طرح ہمکو مغربی عیسائی ممالک کی بہادری اور اسلام کی زوال پذیر وحشت اور سمندر کے پار سے ایک بڑھنے والی ترقی نظر آتی ہے۔ ایک عجیب شے الٹ۔ اہماری نظر کچھ عرصہ کے لئے گذشتہ نومبر کے قتل عام کے کھنڈرات پر دو مکرر وقت برجوں اور ان گنبدوں پر جن سے درمیانی زمانہ کی لڑائیوں کا حال منکشف ہوتا ہے جا پڑتی ہے۔ جن کے آس پاس عمدہ عمدہ عمارات جو مشنریوں کے جوش کو اور انیسویں صدی کی حب انسانی کو آشکارا کرتی ہیں استادہ ہیں لیکن جو بات کہ میں تمکو زیادہ ضروری بتلاتا ہوں وہ ایک عجیب مذہبی ظہور ہے۔ ان تمام خوفناک قتل عاموں کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے مختلف فریق کے عیسائیوں کو ملا کر ان میں اتحاد پیدا کر دیا جس کی کوئی کونسل بنا نہ ڈال سکی +

ایک آرمینین پاسٹر نے مقام قسطنطنیہ میں مجھ سے یہہ پیشگوئی کی تھی کہ اس بلا کے جو پروٹسٹنٹ اور قدیمی آرمینین کلیسیا میں جاری ہے عنقریب ایک فریق کا مناد دوسرے کے ممبر پر درس دیگا لیکن مجکو اسکے ایسے جلد ظہور میں آنیکی کم امید تھی اور زیادہ تر اسواسطے کہ میں بھی اسکی تکمیل کا ایک قلیل جز ہوں گا مگر انتاب میں یہہ بات پوری ہوگئی جس کے لئے میں خدا کی ستایش کرتا ہوں۔ کل میں نے اور میری ہم صاحب نے ایک کثیر جماعت تعدادی گیارہ ہزار کو جو مختلف کلیسیاؤں سے مرکب تھی درس دیا اور یہہ بھی ایک دن ہماری زندگی میں یادگار رہنے کے لئے کافی ہے۔ جو کچھ واقع ہوا ہے وہ صرف تین معاون جزوں کا نتیجہ ہے اول خوفناک کشت و خون کی تکمیل کرنے والی تاثیر۔ وہی تاثیر جو قدیمی کلیسیا کے زمانہ میں بدعتی اور پرہیزگار عیسائیوں کو ایک ہی عدالت میں حاضر کرنے اور بدعتیوں کو پرہیزگاروں کے ساتھ ولی قرار دئے جانے میں جیسا کہ پرپیچوا اور فلیسیٹس اور دوسرے شہیدوں کا حال ہوا ایسا ہی کارگر ہوئی۔ تمام لوگ جو انتاب میں مسیحی نام رکھتے ہیں اس عام آزمایش کے سبب جو اُنپر واقع ہونے کو ہے عجیب طور سے ایک ہوگئے ہیں۔ مجھ سے آج پاسٹروں میں سے ایک نے کہا کہ ہم سرد آہن کے ٹکڑوں کی مانند تھے مگر ہمکو گذشتہ خونریزی نے ایک بنا دیا ہے دوسرا معاون سبب مغربی پروٹسٹنٹ اور ان کنفرسٹ عیسائیوں کی ہمدردی ہے آرمینین لوگ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ کس قدر ان کی ہمدردی قدیم انگریزوں اور امریکن مناد و نے کی ہے اور اس کی نسبت اُنہوں نے خود بھی نتیجہ نکالا ہے۔ وے اب کہتے ہیں کہ ہم پروٹسٹنٹ والوں کو جانتے ہیں کہ وے بدعتی نہیں۔ سوم جب سے لوگوں کی تکالیف دیسی ارمینین کے ہاتھوں سے جو قدیم انگریزوں کے ساتھ کام کرتے ہیں رفع ہوئی ہیں یہہ دونوں مذہبی خیال اور زندگی کے قطب باہم ایک ہو گئے ہیں جس سے طرفین کی محبت کے چنگارے روز مرہ نمودار ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اور بھی اعلیٰ تاثیرات نے جو اول دوم سوم کے علاوہ ہوں کام کیا ہو کیونکہ وے سب سے اعلیٰ اور سب میں ہیں +

نوٹ از مترجم

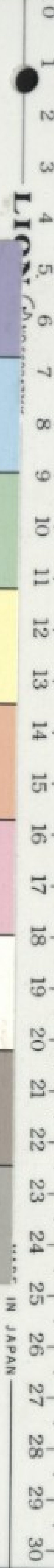
واقعات مذکورہ بالا سے خدا کی عجیب قدرت نمایاں ہوتی ہے جس سے یہہ عیاں ہوتا ہے کہ خواہ کیسا ہی سخت حادثہ دکھہ یا مصیبت انسان پر واقع ہو وہ ایک زمانہ تکلیف دیکر گذر جاتا ہے بقول شخصی بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد۔ اگر حاکم مطلق اُس سے بھی اپنے لوگوں کے لئے بھلائی نکالدیتا ہے پس ہمکو لازم ہے کہ ہر ایک دکھہ اور مصیبت کو بدون کڑکڑانے کے صبر سے برداشت کریں اور پولس رسول کے ہم آواز ہوکر کہیں کہ ساری چیزیں ملکر اُن کی بھلائی کے لئے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں فائدہ بخشتی ہیں +

کمترین مسیح الدولہ ؎

منٹگمری

ضلع منٹگمری میں قریباً ۳۰ سال سے چراغ کے نیچے اندھیرا چلا آتا تھا۔ عیسوی دین کی روشنی سے تیرہ و تار۔ جہالت کا غبار خاوری اندادی۔ گل چراغ حسرت سے پر داغ۔ پڑا تھا۔ شکر کہ بفضل خداوند اب اس ضلع میں مشن قائم ہوگیا۔ دو شخصوں نے مسیحی دین کی نعمت عظمیٰ میں حصہ لیکر ڈاکٹر پادری سی۔ جی۔ سکاٹ صاحب کے دست مبارک سے بپتسمہ پایا مسیح کا کام و مرام روز بروز اوج پر ہے۔ اب جناب پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب بضلع ہذا تعینات ہوگئے ہیں جو آغاز جولائی سے کام کریں گے جس خداوند نے اس منقح طفل شیر خوار کی نشو و نما یاں فرمائی ہے وہی خداوند اس کا شباب باآب و تاب دکھاویگا۔ آمین

اثم بندہ مسیح سلواد ور گبریل ؎



لاہور

بتاریخ ۳۰ جون ۱۸۹۶ء ڈاکٹر یوئنگ۔ پرنسپل فورمن کالج کا جنم دن تھا۔ بورڈرس کینیڈی ہال نے اُس شام کو اِس موقع کی خوشی میں ڈاکٹر یوئنگ اور کالج کے دیگر پروفیسران کو ایک عمدہ ڈنر پارٹی دی۔ پارٹی کے بعد ایک انٹرٹینمنٹ ہوا۔ اس میں ایک نہایت عمدہ وائلن پلیئر۔ ماسٹر جولیین سنر نے چند پیس نہایت خوبی کے ساتھ بجائے۔ کچھ گانا بجانا اور کچھ گفتگو ہوئی۔ بعدازاں ڈاکٹر یوئنگ نے تھوڑی سی گفتگو کر کے بورڈنگ کے چند شرکار کو آنرس عطا فرمائے۔ اور جلسہ کامیابی کے ساتھ برخاست ہوا +

ای۔ ایم

مفسد آرمینیوں کیلئے چندہ

عنوان مذکورہ لکھ کر اڈیٹر پیسہ اخبار نے مسیحیوں اور مشنریوں کے خلاف بہت کچھ زہر اُگلا ہے۔ اور نور افشاں کے اس فقرہ پر جو کسی گذشتہ پرچہ میں تھا کہ "پنجاب کے مسیحیو خدا لا سمت کر دسو دیکھو تمہارے بھائی کس مصیبت میں ہیں۔ محمدی شرع کے کشتہ ہیں" لکھتا ہے کہ شرع کا اس کام سے کیا تعلق۔ اگر ارمنی باغی اور مفسد ہو کر اپنے بادشاہ یعنے سلطان کا مقابلہ کریں۔ اور جب وہ قانون کے مطابق سزا پاویں وغیرہ

سنئے صاحب۔ اس قدر سخت محمدی تعصب میں نہ پڑیئے۔ بالفرض محال ہم مان بھی لیویں کہ ارمنی مفسد تھے۔ اس لئے اُن کو سزا ملی۔ اب وہ سزا کیا ہے۔ یہہ کہ کئی لاکھ ارمنی آوارہ کر دیئے گئے۔ گھر بار ضبط ہوئے۔ گرجے پھونک دیئے۔ ۲۵ ہزار قتل کئے۔ یہی سزا مفسدوں کی تھی سو ملی۔ مگر وہ جو کئی ہزار زبردستی مسلمان کئے گئے جو بدین جان کے خوف سے مسیح کا انکار کر گئے۔ یہہ کونسا ملکی قانون ہے۔ کیا یہہ محمدی شرع نہیں۔ کیا وہ جو مارے گئے محمدی شرع کے کشتے نہیں۔ کیا شیخ الاسلام کے فتوے سے یہہ سب کام نہیں ہوتے۔ ہائے ہائے کوئی تاپے کسی کا گھر جلے۔ کیا انگریزوں نے بھی غدر ہندوستان میں ایسا ہی کیا تھا۔ کیا باغیوں کو ایسی ہی سزا دی گئی تھی۔ آپکی یہہ ہمدردی نادان دوست کی ہمدردی ہے۔ اگر آپ یہہ ثابت کریں کہ محمدی دین کا ایسا کوئی حکم نہیں۔ ٹرکی کا قانون ہے۔ تب البتہ آپکی بات قابل قبولیت ہو سکتی ہے۔ ورنہ بڑے سے زیادہ وقعت نہیں۔ ایک عالم ان ظلموں کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدائے عادل جانتا ہے۔ کہ کیا نتیجہ ان مظالم کا ہوگا۔

پیارے ہمعراب محمدیت کی ناؤ ڈوبنے پر ہے ان شہدا کا خون ٹرکی کے سر چڑھکر بولے گا۔ آپکی جھوٹی ہمدردی کیا کریگی۔ آپ جو مشنریوں کو ناحق بُرا کہتے ہیں۔ وہ آپ کا کیا بگاڑتے ہیں۔ کیا وہ دن رات آپکے بھلے کی فکر میں نہیں۔ کیا اُنھوں نے آپ کو دینی تعلیم نہیں دی۔ خدا کی پہچان نہیں بتلائی۔ آپکی پرورش نہیں کی۔ آپ احسان فراموش ہوئے + سچ مچ ٹرکی نے غضب ڈھایا ہے +

راقم ناظر پیسہ اخبار

کوئٹہ

ابھی تھوڑے دنوں کا ذکر ہے۔ کہ ہمارے معزز ڈاکٹر توسٹر صاحب کا لڑکا۔ جو کہ یہاں کے مشن اسپتال میں کام کرتے ہیں۔ اور جن کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ انسان کیا ہیں۔ فرشتے ہیں۔ اس دار فانی سے گذر گیا۔ اور اپنے والدین کو داغ مفارقت دیگیا کن کن نازوں سے اُسے پالا تھا۔ کن کن حوادث زمانہ سے اُسے بچایا تھا۔ مگر افسوس کہ موت کے پنجے سے اُسے رہائی نہ ملی۔ بیچارے والدین نے تو اپنی طرف سے علاج کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ مگر بے وقت موت کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔ صاحب موصوف کی فقط یہی اولاد نرینہ تھی جس پر آئندہ زندگی کا انحصار تھا۔ مگر اس باغ عالم میں اُس گل کے لئے کھلنا نہیں لکھا تھا۔ وہ بن کھلے مرجھا گیا۔ بیچاری ماں کو اِس صدمہ سے جو قلق ہوا۔ اُس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں۔ خون کے آنسو سے ندی بہادی۔ اور یہاں تک اس غم نے اثر کیا کہ جنون تک نوبت پہنچی۔ مگر خداوند عالم نے بچا لیا +

قاعدہ ہے کہ انسان کے دل پر جو غم ہوتا ہے۔ وہ زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتا جاتا ہے۔ اور کبھی وہ وقت آجاتا ہے۔ جب کہ اُس صدمہ گذشتہ کا بہت روز تک خیال بھی نہیں آتا۔ مگر شروع شروع میں تو زخم تازہ ہونے کے باعث بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ابھی اس واقعہ کو پندرہ روز بھی نہیں گذرے تھے۔ کہ ایک اور مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ یعنی اُنہیں کی ایک لڑکی جو ابھی آنکھوں کے سامنے کھیلتی پھرتی تھی۔ موت کا شکار ہوئی۔ گویا کہ دوسرا نہال بھی باد صرصر سے ٹوٹ گیا۔ اور والدین کی رہی سہی کمر ہمت توڑ دی۔ کون سنگین دل ہوگا۔ جو اُس سانحہ ہوش ربا کے دیکھنے یا سننے سے بغیر آنسو بہائے رہ سکے۔ اور والدین کا تو حال نہ پوچھئے۔ کہ اُن کی آنکھوں کے آگے عالم دھواں دھار ہو رہا ہے + سچ تو یوں ہے کہ اس ماتم کو بیان کرنے کے لئے پتھر کا دل چاہئے +

آخر میں خداوند کریم سے دعا ہے۔ کہ اُن معصوموں کے والدین کو صبر عطا کرے اور حوصلہ دے + نامہ نگار

اخبار عام کی بدگمانی

ہمارے کاتب نے سہواً بجائے ایک پیراگراف کے آخر میں بطور حوالہ لفظ "عام" لکھنے کے دوسرے کے آخر میں لکھدیا جس پر صاحب اخبار عام نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ جون میں اڈیٹر نور افشاں کو مفت میں سخت سست کہا ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی بھی شخص ایسا نادان نہ ہوگا جو اس غلطی کو سہو تصور نہ کریگا۔ اول تو تحریر سے صاف عیاں ہے کہ جس حال یہہ مجوزہ تجویز پیش کردہ اخبار مذکور کی مخالفت میں ہے تو کیونکر گمان تک بھی ہو سکتا ہے کہ یہہ تحریر تجویز پیش کردہ کے راقم کی ہو۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حصار سے سخت ظلم کی خبر آئی ہو - تمام ہندوؤں نے دوکانیں بند کر دیں +

بہت سے لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے کہ جان کا خطرہ تھا - گورنمنٹ کے حضور میں تار دیگئی +

کہتے ہیں وہاں سر عام گائے ذبح کی گئی - ڈپٹی کمشنر قاضی محمد اسلم و مسلمان تحصیلدار کی بدنامی ہو +

جودھپور و بیکانیر کی امپیریل فوج کو سواکم بھیجنے کی درخواست ریاستوں نے کی ہو +

کشمیر میں غریب رعایا بیحال ہو شالی (دھان) کا نرخ ۲۰ سیر سے ۱۶ سیر رہ گیا +

بھیرہ (شاہپور) میں کئی عورتوں کے زیور بذریعہ کلورافارم اتار لے گئے +

کوئٹہ کی پارسی و سکھ رعایا نے جلسے کئے کہ لیڈی براؤن کو اظہار رنج کے تار ولایت بھیجیں +

میرٹھ و آگرہ کے ہندوؤں نے بھی محرم میں خوب حصہ لیا - تعزیہ داری میں بہت چندہ دیا +

فساد ٹیٹاگڈہ کے پانچوں مجرموں کو سزا دیگئی دو کو ۶ ماہ سخت ۲ کو ۳ ماہ ایک کو ایکماہ +

بمبئی میں روئی کی تجارت ترقی پر ہو - حال ہی میں ایک اور کپڑے کی کل جاری کی گئی +

اُس کے مالک یورپین ہیں - تمام حصہ فروخت ہو گئے - وہ دیسی اور جاری کریں گے +

پنجاب و بمبئی کی یونیورسٹیوں کو کیمبرج یونیورسٹی نے اپنے سے شامل کیا +

دربھنگہ میں ایک بنگالی ایم - اے نے ہر قسم کی ہندی ساخت کے کپڑے کی ایجنسی کھولی ہو +

کافرستان سے افغان کارروائی کی کوئی خاص خبر نہیں آئی شاید کام امن امان سے ہو رہا ہو +

یہہ یقینی ہو کہ ڈنگولہ پر قبضہ ہو جانے سے مہم وڈیل کا کام ختم ہو جائیگا +

ڈنگولہ کے فتح ہو جانے پر اُمید ہو کہ ہندوستانی فوج کا کچھ حصہ بھی سواکم سے ہند کو واپس ہوگا +

خلیفہ کے ظلم سے کئی درویش بھاگ کر مصری فوج کے کیمپ میں پناہ گزین ہوئے ہیں +

ان کا بیان ہو کہ خلیفہ کی رعایا درویشوں کی حکومت سے آزاد ہونا دل چاہتی ہو +

کنیڈا (برٹش امریکہ) کے نئے انتخاب میں لبرل کی کثرت بہم ہو +

آئرلینڈ کے مالی تعلقات انگلینڈ کی تحقیقات کے لئے کمیشن بیٹھا تھا فیصلہ شتہر ہوا +

کمیشن کی رائے ہو کہ آئرلینڈ پر ۵ سے ۷ لاکھ پونڈ سالانہ ٹیکس واجبی سے زیادہ وصول کیا جاتا ہو +

آئرلینڈ میں اس پر واجبی اظہار غصہ ہو تو کچھ تعجب نہیں ہو +

جاپان و بلجیم میں ایک عہد نامہ برسلز (دارالخلافہ بلجیم) میں دستخط ہو گئے +

شاہ جاپان یورپ و امریکہ کی سیر کا ارادہ رکھتے ہیں +

کہتے ہیں چیفو میں چین نے روس کو زاید حقوق دئے ہیں - انگلینڈ کا اس میں نقصان ہو +

پیرس میں ایک واچ ایجاد ہوئی وقت کان میں آہستہ سے بولدیتی ہو +

ولایت میں اب خانگی خدمت کے لئے عورتوں کو زیادہ نوکر رکھنے لگ پڑے ہیں + مرد مہنگے ہیں -

مسٹر گلیڈسٹون آجکل مذہبی تحقیقات میں مصروف ہیں بشپ بٹلر کی تصنیفات ابھی شایع کی ہیں +

فرانس میں بھاپ سے چلنے والی گاڑیوں کی بڑی ترقی ہو - کئی نئے کارخانے جاری ہو گئے +

سواکم میں فوج کے کام کے لئے بھی کرنل ہیکرٹن نے ۶ گاڑیاں منگوائی ہیں +

جاپان آسٹریا کے ساتھ بھی خاص عہد نامہ تجارت کا بندوبست کر رہا ہو +

مقدمہ فساد ٹیٹاگڈہ میں ہندو دربانوں کو ۶ و ۲ ماہ قید سخت ہوئی +

اُنہوں نے مسلمانوں کی امانت گائے کو گم کر دیا تھا مجسٹریٹ کہتے ہیں یہی باعث فساد تھا +

دارجلنگ میں بارش خوفناک طرح سے ہوئی ہو اور سخت نقصان جان و مال کا ہوا +

تین دن میں ۲۶ انچ بارش ہوئی ۱۶ جون کو ۱۰ انچ پانچ میل کے گھیرے میں ۲۰۰ ٹیلے پہاڑ کے گر پڑے +

کئی مکان گر پڑے اور سیکڑوں خوفناک حالت میں ہیں - ایک مکان تمام و کمال کھڈ میں جا پڑا +

روس چاہتا ہو مصر کا انتظام یورپین طاقتوں کی متفقہ کمیشن کے ذریعہ ہو +

سینٹ لوی کے طوفان میں سیکڑوں آدمیوں کو آندھی نے زمین سے اُٹھالیا اور مکانات پر دے مارا +

تمام تاریں ٹوٹ گئی تھیں اور علاقہ اندھیرے میں گویا غائب ہو گیا +

نقصان کا تخمینہ کروڑ ہا ہو - گورنمنٹ ایکہ مصیبت زدوں کے لئے انتظام سوچ رہی ہو +

مقام اسنیسا میں ۱۵۰۰ مثالی سے مقابلہ ہوا ۲۰۰ مارے گئے باقی بھاگ گئے +

مضامین مفید المبتدین

بین (دُکھ)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک بادشاہ جس کے پاس ایک نامدار قاصد بین (دکھ) نامی تھا۔ جب کبھی سلطنت میں کوئی خرابی واقع ہوتی تھی۔ تو بین جلدی سے دارالخلافہ میں آکر بادشاہ کو بتلاتا تھا۔ ایکدفعہ وہ دوڑتا ہوا بادشاہ کے حضور میں آکر کہنے لگا۔ جناب آپکے دشمنوں نے آپکی رعایا پر حملہ کرکے اُن کو تلوار سے تہ تیغ کیا ہے۔ تب بادشاہ نے حکیموں کو بلوایا تاکہ زخمیوں کے زخموں کا علاج کریں۔ اور سپاہ کو اُن کے محوطنوں اور اپنی اچھی طرح سے حفاظت کرنے کے لئے حکم دیا +

دوسرے دن بین (دکھ) نے آکر کہا کہ تمام کنوئیں جن سے کہ حضور اور حضور کی رعایا پانی استعمال کرتی تھی خراب ہوگئے ہیں۔ اور اُن سے بیماری شروع ہوگئی ہے تب بادشاہ نے کنوؤں کو صاف کروایا۔ اور ان لوگوں میں جن میں کہ وبا پھیلی ہوئی تھی دوائی تقسیم کی +

تھوڑی دیر کے بعد بین (دکھ) پھر آکر کہنے لگا۔ کہ افسوس وہ دفتر جس میں کہ حضور کے میر منشی اپنا اپنا کام کرتے ہیں اُن میں بشدت گرمی پڑتی ہے۔ اور وہ عقلمند اور عالم و فاضل لوگ اچھی طرح کام نہیں چلا سکتے۔ اگر وہ تمام بیمار ہو جاویں۔ تو تمام سلطنت میں زوال آجائے گا +

لیکن بادشاہ ایسی مسلسل شکایتوں اور رنج دہ بیوروں کے سننے اور دیگر کسی مطلب سے تھک گیا۔ میں نہیں جانتا کہ کس سبب سے بین اُس کی سلطنت سے نکالا گیا +

لیکن کچھ مدت کے بعد عمانوئیل نامی بادشاہ نے اسکو اپنی ملازمت میں رکھ لیا۔ اور اُسے علاوہ ان خدمات کے کہ وہ پہلے بادشاہ کے پاس کرتا تھا یہہ بھی حکم دیا کہ گرد و نواح کے شہروں کی خبریں بھی پہنچایا کرے۔ اکثر باوجود ان خبروں کے عمانوئیل بادشاہ کو اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اُن جگہوں کو جو وبا اور کال اور لڑائیوں سے تباہ ہو رہی ہیں مدد کے لئے بھیجے + اور وہاں ایک شاہزادی تھی۔ جس کے کہ دونوں بادشاہ مشتاق تھے۔ علاوہ ان کے اور بھی کئی ایک اسکے لینے کی سبقت کرتے تھے۔ ہر ایک دیتے اُس کے باپ کے پاس جس کا نام انسانیت تھا اور جس کی کہ سلطنت بہت دور دراز تک پھیلی ہوئی تھی اپنے اپنے قاصد بھیجے +

جب یہہ قاصد ملکہ کے حضور حاضر ہوئے۔ تو ہر ایک نے اپنے اپنے بادشاہ کی بڑائی کرکے اُسے جیتنے کی کوشش کی۔ پہلے دولت نامی قاصد نے کہا کہ میرے بادشاہ کے پاس سونے جواہرات اور چاندی کی کانیں ہیں۔ اور تمام لوگ اُس کی عزت کرتے ہیں۔ اور وہاں کوئی ایسا آدمی نہیں جو کہ اُسکی خدمت نہ کرے اور ہر ایک بادشاہ ایسے ایک بڑے بادشاہ کو اپنی لڑکی بیاہ دینا چاہتا ہے +

دوسرے فتح نامی قاصد نے آکر کہا۔ کہ میرے مالک نے بہت سے ملک فتح کئے ہیں۔ اور تمام آدمی اُس سے ڈرتے ہیں۔ اور ہر ایک بادشاہ اُس کے ساتھ اپنا ناطہ بنانا اور اس کی پناہ چاہتا ہے۔ تب اس بادشاہ کے قاصد نے جس نے کہ بین کو نکال دیا تھا۔ آکر کہا۔ کہ میرا آقا بڑے امن اور چین سے رہتا ہے اور اُس کی سلطنت میں کسی قسم کی کڑکڑاہٹ اور غم اور شور و شر کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ کون ایسا آدمی ہے جو ایسی جگہہ پسند نہیں کرے گا۔ جس سے کہ تمام تکلیفیں نکالی گئی ہیں اور اس قاصد کا نام چین تھا +

آخر کار بین چند قدم آگے بڑھکر کہنے لگا۔ کہ میرا آقا دولتمند اور لڑائی میں زور آور ہے لیکن میں آپ کو اس سے بھی اُسکی ایک اچھی بات بتاتا ہوں۔ وہ صابر ہے اور جب کبھی میں اس کو کوئی نقصان یا مصیبت کی خبر سُناتا ہوں تو وہ غصے سے نہیں جلتا وہ رحیم ہے اور اپنے اور پرودسروں کی تکلیفیں اُٹھا لیتا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اُن کی نسبت زیادہ جو کہ اُن کو بے امداد چھوڑتے ہیں۔ وہ مہربان ہے۔ اور جب کبھی وہ سُنتا ہے کہ اس کی سلطنت پر دشمنوں نے حملہ کیا۔ تو وہ خود جاکر اُس کی خاطر لڑتا ہے۔ کیا ملکہ نے نہیں سُنا ہے۔ کہ کس طرح اُس نے اُس بڑی لڑائی میں آپ کے باپ کی سلطنت کے بچانے کے لئے دلیری کی۔ اور خود اُس لڑائی میں زخمی ہوا۔ اور ان سب کے علاوہ اُسکی محبت اور خیر خواہی جو اپنے لوگوں اور دوستوں کیلئے ہے۔ تب ملکہ نے بین کو کہا۔ کہ تم نے اپنے بادشاہ کے بارے میں اچھا کہا ہے میں اُس سے شادی کرونگی علاوہ اس کے میں آپ سے اس خدمت کے کرنے کیلئے التجا کرتی ہوں مجھے یہہ سکھلاؤ جو کہ اُس کی مانند صابر اور رحیم اور مہربان و محبتی بن جاؤں +

اُس نے بادشاہ کے لئے اُسے جیت لیا۔ اور اُس کو ساتھ لے کر اپنے ملک کو روانہ ہوا۔ اور جبکہ وہ اس ملک سے گذر رہے تھے۔ جہاں کہ بین کا پہلا آقا سلطنت کرتا تھا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ کس طرح اس سلطنت کا حال ہے جسکو کہ آرام نے کہا تھا۔ کہ اُس کی تمام تکلیفیں دور ہوگئی ہیں۔ کہ کنوئیں گندے ہوگئے اور شہر کی دیواریں گرگئی ہیں۔ اور نہریں کوڑے کرکٹ سے بند ہوگئیں۔ اور بازار مضر صحت خوراک سے بھرے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ بادشاہ کو کوئی خبریں نہیں پہنچاتا تھا۔ اس لئے نہ تو وہ جانتا تھا اور نہ اُنکی پرواہ کرتا تھا۔ لیکن عمانوئیل بادشاہ کی سلطنت سے تمام تکلیف نہیں۔ اور بہت سے برسوں کے بعد جب ہر ایک نے کامل طور سے اُس دانا اور نیک بادشاہ کی فرمانبرداری اور بھروسہ رکھنے کے بارے میں سیکھ لیا۔ تو اُس سلطنت کی اسقدر اچھی طور سے حفاظت اور خبرداری کی گئی۔ کہ بین کو بتانے کے لئے کوئی بُری خبر نہ رہی تھی۔ اس کا پیالۂ زندگی لبریز ہوکر چھلکنے لگا۔ اور وہ قدرتی موت مرا۔ تاہم اس کے بعد اکثر لوگ اُس کے اس اچھے کام کی جو اُس نے کیا یاد کرتے اور بادشاہ کی تعریف کرتے تھے جو کچھ کہ اس کے دیانتدار قاصد نے اُن کو بتلایا تھا اور اپنے اپنے بادشاہ کے صبر اور مہربانی اور محبت کو ثابت کیا +

اے دوستو بیوقوفی سے ہمیں بین پر ملامت نہیں کرنی چاہئے۔ وہ ہمارے بڑے بادشاہ کا ذکر ہے۔ بعض وقت وہ ہمارے پاس ہمارے دلوں کی خرابی بتلانے کے لئے بھیجا گیا۔ اور بعض وقت وہ ہمیں اچھی طرح سکھلاتا ہے۔ جو کچھ ہمارے خداوند نے اپنی دلہن یعنے کلیسیا کے واسطے برداشت کیا سمجھنے کے لئے۔ اور نیز بعض وقت وہ ہمیں ایک ایسا موقع دیتا ہے یہہ ظاہر کرے کہ کس طرح ہم خدا کے فضل سے صابر رحم دل مہربان اور محبتی ہو سکتے ہیں۔ تاہم آؤ ہم اس وقت کے آنیکے واسطے دعا مانگیں کہ جب تمام آدمی ایسی کاملیت سے ہمارے مالک کو مانیں گے۔ اور اُس کی فرمانبرداری کرینگے۔ تو اُس وقت بین کی کچھ ضرورت نہ ہوگی +

شعر و سخن

غزل

باغباں باغ سے بلبل کو اُڑانا آکر
تیرے غنچہ کو یہہ چاہتی ہو گرانا آکر
ہو گئے آب سے بے آب یہہ پودے بالکل
چاہ رحمت کا نہیں آب پلانا آکر
زندگانی کا جو پودا ہو لگایا تو نے
شیریں اثمار ہیں اُس کے کھلانا آکر
سچے انگور کا ہو پیڑ چمن میں عیسیٰ
باغباں اُس کی ہیں شاخ بنانا آکر
تیرے اشجار تو ارمن میں جلے جاتے ہیں
لگ رہی اُن میں تو آتش ہو بجھانا آکر
بس میں ظالم کے پڑے ہیں وہ مسیحا بیکس
کوئی سوسی تو وہاں اُن میں اُٹھانا آکر
نہ تو انگلینڈ ہو مددگار نہ روس و جرمن
اُن کے دردوں کو خدا تو ہی مٹانا آکر
ہو یہہ عارف کی دعا تجھسے خدایا ہر دم
اپنے بازو کا نہیں زور دکھانا آکر

الراقم یوسف اسماعیل عارف از سیالکوٹ

پادری گولکناتھ صاحب کی سوانح عمری زیر طبع ہو۔ اس کے ہر صفحہ ہمردیف اخبار ارسال میں آیندہ بطور رسالہ ہر مہینے نورافشاں کے ساتھ ارسال ہوا کریگی۔ ہم ناظرین کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ ایسے لایق اور قابل آدمی کی سوانح عمری کے مطالعہ سے بہت فائدہ ہوگا ✣ (اڈیٹر)

اطلاع

ہم اطلاع دیتے ہیں کہ اس ہفتہ سے اخبار نورافشاں کا تیرہواں صفحہ جو اطفال اور نوجوانوں کے پند و نصایح کے واسطے مخصوص تھا اور چند ہفتوں سے خالی رہتا تھا آیندہ اپنے سابق نام یعنی معفید المبتدین سے ممتاز ہوگا۔ پہلے ہی سے یہہ ارادہ تھا کہ اس صفحہ کے خاص اڈیٹر ہوں لیکن چند ماہ تک یہہ بندوبست ملتوی پڑا رہا۔ اب ہم اپنے خریداروں کو کمال خوشی کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ اس کا پورا پورا انتظام ہوگیا ہو اور چارلس صاحبان اس صفحہ کے واسطے مضمون بھیجا کریں گی ✣ (اڈیٹر)

مظلوم آرمینوں کے لئے چندہ

ازشمہ معرفت جیمس منتھانیل صاحب .. .. عہ

مس شنگ صاحبہ کیطرف سے جن کے پاس مس پارکر صاحبہ نے وہ روپیہ جو نورافشاں کے ذریعہ نیز اور لوگوں کے توسل سے ہندوستان سے جمع کر کر بھیجا ہو یہہ جواب آیا ہو ✣

میں اُن دوستوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتی کہ جنہوں نے اور قاکے چارے بھائیوں کے لئے روپیہ بھیجا ہو۔ میرے دل میں اسقدر باتیں کہنے کو ہیں کہ میں ان کا بیان نہیں کر سکتی۔ خدا انکو برکت دے تم اس کا ذرا بھی خیال نہیں کرسکتے کہ اس سے لوگوں کی کسقدر تکلیف کم ہوجاویگی۔ تم کہتی ہو کہ اس روپیہ کا کچھ حصہ ہندوستانی مسیحیوں نے دیا ہو۔ یہہ سنکر خوشی اور شکرگذاری کے آنسو میری آنکھوں سے بہنے لگے کہ وہ بھی خداوند کو ایسا پیار کرتے ہیں کہ اُسکے دکھ میں پڑی ہوئی کلیسیا کو بھی وہ یاد کرتے ہیں۔ اگلے ہفتہ دو اور خطوں کا اختصار جو مس شنگ صاحبہ نے بھیجے ہیں درج ہوگا ✣ اڈیٹر

اشتہار

ایک مولوی فاضل سند یافتہ ٹریننگ کالج انبالہ مشن سکول چھاؤنی کے لئے درکار ہو تنخواہ مبلغ عنہ ماہوار لیکن عیسائی کو ترجیح دی جاویگی درخواست بہ پتہ ذیل بھیجنی چاہیے ✣

ہیڈ ماسٹر مشن سکول انبالہ چھاؤنی

ضرورت

اجمیر ایس۔ پی۔ جی مشن کے واسطے ایک کیٹیکسٹ کی ضرورت ہو۔ اور نیز ایک اُستادکی جس نے کم سے کم انگریزی مڈل تک تعلیم پائی ہو۔ درخواستیں معہ نقول اسناد کے ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں ✣

پادری۔ تاراچند اجمیر

بعض خریداروں نے ابتک سال حال کی قیمت اخبار ادا نہیں کی باوجودیکہ دستور العمل میں لکھا ہوا ہو کہ قیمت اخبار ہمیشہ پیشگی وصول ہونی چاہیے لہٰذا گذارش ہو کہ براہ مہربانی حساب کو اس ششماہی کے اندر بیباق کردیں ورنہ تین روپیہ قیمت لیجاویگی ✣ (اڈیٹر)

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۸ر

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی .. عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجاویگی ✣ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجاویگی ✣

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹران چیف مینجر اخبار نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا